شریعت، طریقت اور اجتماعیت پر مبنی دینی شعور کا نقیب

ماہنامہ رحیمیہ لاہور

بانی: حضرت اقدس مولانا
شاہ سعید احمد رائے پوری
قدس اللّٰہ سِرّہٗ السّعید
مسند نشین رابع خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور

مدیر اعلیٰ: حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری
جانشین حضرت اقدس رائے پوری رابع

ستمبر 2013ء / شوال، ذی قعدہ 1434ھ - جلد نمبر 5، شمارہ نمبر 9 - قیمت فی شمارہ: مبلغ 20 روپے - سالانہ ممبر شپ: مبلغ 200 روپے - تین سالہ ممبر شپ: مبلغ 500 روپے

مجلس ادارت
سرپرست: ڈاکٹر مفتی سعید الرحمن
صدر: مفتی عبدالمتین نعمانی
مدیر: محمد عباس شاد

• درسِ قرآن
• درسِ حدیث
• رفتارِ کار
• اداریہ
• **یوم وصال** حضرتِ اقدس شاہ سعید احمد رائے پوریؒ
• ایک ولی کی آغوش میں (1)
• تعزیتی تأثرات وخطوط بروفات حضرت رائے پوری رابعؒ

ارشادِ گرامی حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہ

مسند نشینِ ثانی
خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور

ایک صاحب نے دریافت کیا کہ حضرت! ہم جیسے لوگ، جو عامی ہیں، ان کو بھی ذکر کرنے سے کچھ فائدہ ہوتا ہے، جو اور مشاغل چھوڑ نہیں سکتے۔؟ فرمایا: ''ہاں! کیوں نہیں، ضرور (فائدہ) ہوتا ہے۔ کیوں کہ انسانی ترقی تو قبر میں، بلکہ پھر جنت میں بھی جاری رہے گی۔ اور چوں کہ باری تعالیٰ کی ذات و صفات لامتناہی ہیں، لہٰذا انسانی ترقی تو کبھی ختم نہ ہوگی، مگر ذکر سے جس کی زندگی کی رفتار اور اس کا رُخ ٹھیک ہوجاتا ہے، وہ فائدہ ہی ہے کہ مرنے کے بعد اپنا کام جاری رکھے گا۔

شاہ ولی اللہ صاحب رحمہ اللہ نے لکھا ہے کہ مرنے کے بعد جب تک دماغ نہیں سڑتا گلتا اور بگڑتا، اگر مردہ کو زندہ کردیا جائے تو وہی خیالات، جو پہلے تھے، پھر ظاہر ہوں گے، مگر جس نے توجہ الی اللہ حاصل کرلی، جس درجے کی بھی ہو تو جسم گل سڑ جائے اور مٹی بن جائے، مگر روح میں جو ملکہ پیدا ہوگیا ہے، وہ اپنا کام کرے گا اور انسان ترقی کرتا جائے گا۔''

(مجلس 9/ رمضان المبارک 1365ھ/ 07/ اگست 1946ء، رائے پور)

(ارشادات حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، ص: 31۔ طبع: مکتبہ رشیدیہ، لاہور)

ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ (ٹرسٹ)
رحیمیہ ہاؤس، 33/A کوئینز روڈ (شارع فاطمہ جناح) لاہور
092-42-36307714,36369089-www.rahimia.org
Email: info@rahimia.org

کراچی کیمپس
رحیمیہ ہاؤس 9/A ہیلتھ پوائنٹ سوسائٹی، بلاک نمبر 21 راشد منہاس روڈ، فیڈرل بی ایریا، کراچی
0092-21-36321616,36320707

راولپنڈی کیمپس
رحیمیہ ہاؤس، N.A-7، سیدپور روڈ سیٹلائٹ ٹاؤن، راولپنڈی
0092-51-4581357-58

ملتان کیمپس
رحیمیہ ہاؤس 30/A، سٹریٹ نمبر 2، خان کالونی چونگی نمبر 7، ایل ایم کیو روڈ، ملتان
0092-61-6212021

سکھر کیمپس
فلیٹ نمبر 111، 1st فلور، رائل اپارٹمنٹ ریس کورس روڈ، سکھر
0092-71-5615185

درسِ قرآن

تشریح: امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ

مسلمان کبھی مایوس نہیں ہوتا

يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَوَلَّوْا قَوْمًا غَضِبَ اللّٰهُ عَلَيْهِمْ قَدْ يَىِٕسُوْا مِنَ الْاٰخِرَةِ كَمَا يَىِٕسَ الْكُفَّارُ مِنْ اَصْحٰبِ الْقُبُوْرِ (60:13) (اے ایمان والو اس قوم سے دوستی نہ کرو جن پر اللہ کا غضب ہوا' وہ تو آخرت سے ایسے ناامید ہوگئے جیسے کافر اہلِ قبور سے ناامید ہوگئے۔)

کفار جو اہلِ کتاب سے نہیں ہیں اہلِ قبور سے بالکل مایوس ہو چکے ہیں۔ یہ مایوسین کی پہلی جماعت ہے۔ یہ لوگ سمجھ بیٹھے ہیں جو قبر میں چلا گیا اس کی ترقی کا سلسلہ ختم ہو گیا۔ انھوں نے اپنی ترقی کا میدان فقط قبر سے ورے تک سمجھ لیا ہے۔ ان کے مقابلے میں مایوسین کی دوسری جماعت اہلِ کتاب کی بھی پیدا ہوگئی ہے۔ وہ باوجود آخرت کو تسلیم کرنے کے عملی طور پر اپنے آپ سے مایوس ہو چکے ہیں۔ اور یقین کر چکے ہیں کہ وہ اپنے جماعتی نظام سے ترقی کی کوئی ہمت پیدا نہیں کر سکتے۔ یہی وجہ ہے کہ وہ کسی بڑے انسان کی آمد پر امیدیں لگائے بیٹھے ہیں کہ وہ آئے گا تو ہم ترقی کر سکیں گے، اس کے بغیر ہم اجتماعی نظام سے کوئی کام نہیں لے سکتے۔ یہ یہود ہیں۔ مسلمان ان سے دوستی پیدا کر کے ان کی مانند نہ بن جائیں اور کسی بڑی خارجی طاقت کے منتظر بن کر نہ بیٹھ رہیں۔ بلکہ قرآن حکیم کی مدد سے اپنی ترقی کا سامان آپ اپنے اجتماعی نظام کی مدد سے پیدا کریں۔ یہود و نصاریٰ دونوں اپنی آخرت سے مایوس ہو کر قبر سے ورے تک اپنا میدان ترقی سمجھنے لگ گئے ہیں۔ مسلمان ان خیالات سے متاثر نہ ہوں۔

قوموں کی زندگی میں آخرت کا عقیدہ ان کے دنیاوی عقیدہ کا بطن ہوتا ہے۔ جب یہ آخرت کی زندگی سے مایوس ہیں تو اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ وہ دنیا کی زندگی میں مایوس ہو جائیں گے۔ ایک ہی عمل ہے' وہ منہ میں ایک اثر پیدا کرتا ہے اور پیٹ میں جا کر دوسرا پیدا کرتا ہے۔ منہ کے اندر پیدا شدہ اثر کو ظاہری حیات تصور کیا جائے تو پیٹ کے اندر پیدا شدہ اثر کو باطنی حیات کہا جا سکتا ہے۔ یہ دونوں حالتیں لازم و ملزوم ہیں۔ جو شخص اپنے اعمال سے آخرت میں مایوس ہے وہ اپنی محنت اور اجتماعیت سے دنیا میں بھی ترقی کا کوئی سامان پیدا کرنے کی امید اپنے اندر پیدا نہیں کر سکے گا۔ اس قسم کے لوگوں سے دوستی پیدا کر کے ان کے سے نہ ہو جاؤ۔

اس سورت کے آغاز میں کہا گیا تھا کہ يَاَيُّهَا الَّذِيْنَ اٰمَنُوْا لَا تَتَّخِذُوْا عَدُوِّيْ وَعَدُوَّكُمْ اَوْلِيَاۗءَ (60:1) یعنی ان لوگوں کے ساتھ جو اجتماعیت اسلامیہ کے دشمن ہیں اور اس میں رخنہ اندازی کر رہے ہیں کسی قسم کی محبت نہ رکھو' تو اس کی حکمت سورت کی آخری آیت میں بیان فرما دی کہ اس کا نتیجہ یہ ہوگا کہ تم بھی اپنی زندگی سے مایوس ہو جاؤ گے۔ درمیان میں اور بھی بہت سے نقصانات اس قسم کی دوستی سے پیدا ہوں گے' جن کا ذکر آ چکا ہے، مگر سب سے بڑا نقصان یہ اخلاقی نقصان ہے جو عام مایوسیت (Pessemism) کی شکل میں ظاہر ہوگا۔ یہ تمہاری موت ہے۔

آخر اور اُولیٰ ایک دوسرے کے مقابل الفاظ ہیں۔ اگر ایک چیز کو اُولیٰ کہا جائے تو دوسری چیز کو آخرت کہنا چاہیے۔ دنیاوی زندگی کا ایک حصہ جو پہلے ہے وہ اُولیٰ ہو تو جو حصہ اس کے بعد آئے گا اسے آخرت کہنا جائز ہے۔ گویا دنیاوی زندگی کی آخرۃ ہے جو دوسری زندگی سے متصل ہوتی ہے۔ پس دنیاوی زندگی کا آخری حصہ اور دوسری زندگی کا پہلا حصہ آپس میں علت و معلول کا تناسب رکھیں گے۔ جس شخص کے دل میں دوسری زندگی کی کامیابی کا تصور ہو' وہ ضرور اپنی دنیاوی زندگی کے آخری حصے میں کامیابی کا یقین حاصل کرنا چاہے گا' ورنہ وہ علت و معلول کا تناسب قائم نہیں رہ سکے گا۔

درسِ حدیث

تشریح: حضرت مولانا خواجہ عبدالحئی فاروقی رحمۃ اللہ علیہ

دنیا کی زینت و آرائش

عن ابی سعید الخدریؓ، ان رسول اللّٰہ صلّی اللّٰہ علیہ وسلّم قال: "إن مما اخاف علیکم من بعدی ما یفتح علیکم من زھرۃ الدنیا و زینتھا." فقال رجل یا رسول اللّٰہ (صلی اللہ علیہ وسلم) أو یأتی الخیر بالشر؟ فسکت، حتّٰی ظنّنا انہ ینزل علیہ. قال: فمسح الرحضاء و قال: "این السائل؟" و کأنّہ حمدہٗ.

(ابوسعید خدریؓ سے روایت ہے، وہ کہتے ہیں: رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا: اپنے بعد مجھے جن چیزوں سے خوف ہے کہ تمھیں ضرر پہنچائیں گی، ان میں سے دنیا کا بھڑک دار اور خوش نما سامان ہے، جس کا تمہارے پاس ڈھیر لگ جائے گا۔ یہ سن کر ایک آدمی بولا کہ اے رسول اللہ (صلی اللہ علیہ وسلم)! کیا بھلائی سے بھی برائی حاصل ہوتی ہے؟ آپ یہ سن کر چپ ہو گئے، یہاں تک کہ ہم نے گمان کیا کہ آپؐ پر وحی نازل ہو رہی ہے۔ راوی کہتا ہے کہ پھر آپؐ نے پسینہ پونچھا اور پوچھا کہ وہ سوال کرنے والا کہاں ہے؟ معلوم ایسا ہوتا تھا کہ آپؐ نے اس کے سوال کو پسند کیا۔) (مشکوٰۃ شریف، کتاب الرقاق، الفصل الاول)

یہ حدیث شریف آج کل خصوصیت کے ساتھ قابلِ غور ہے۔ اس لیے کہ آج کل لوگ اس خبط میں پھنسے ہوئے ہیں کہ جس طرح ہو سکے پیسہ کمایا جائے۔ اس کے حاصل کرنے میں وہ ناجائز طریقے کام میں لانے سے بھی نہیں چوکتے۔ بہت سے لوگ دکھاوے کے لیے زبان سے "لا الٰہ اِلاّ اللّٰہ" کہتے ہیں، لیکن ان کے دل میں اللہ کی محبت کے بجائے مال کی محبت پختہ ہو چکی ہے۔ معلوم ایسا ہوتا ہے کہ ان کے کلمے میں اللہ کی جگہ مال نے لے لی ہے۔ یہ صورت حال اس قدر ہیبت ناک ہے کہ اس کی تباہی کا اندازا نہیں لگایا جا سکتا۔ جن قوموں کے پاس دولت جمع ہوگئی ہے، وہ سامانِ جنگ اکٹھا کرنے میں مصروف ہیں اور تباہ کن ہتھیاروں کے بنانے میں ایک دوسرے سے بازی لے جانے کی کوشش میں لگے ہوئے ہیں۔ ان کی غرض سوا اس کے کچھ نہیں کہ ہماری دولت ہمارے پاس جمع رہے اور ہمیں اس کے جمع کرنے کی پوری آزادی حاصل ہو۔ جس طرح جی چاہے، جمع کریں۔ اس کا لازمی نتیجہ یہ ہے کہ جو شخص دماغی یا بدنی قوتوں میں اَوروں سے بڑھا ہوا ہے، وہی دولت کے اکٹھا کرنے میں سب سے اول ہے۔ اس کی بلا سے کمزور بھولے بھالے لوگ بھوکے مرتے ہوں تو مریں، لیکن مال اور دولت اسی کے پاس رہے اور بھوکے ننگے لوگ اس کے رحم و کرم پر جئیں۔ وہ ان کو اتنا ہی دے گا، جس سے وہ اس کے غلام بنے رہیں۔ اس غرض کے پورا کرنے کے لیے آج کل ایٹم بم اور ہائیڈروجن بم اور دوسرے مہلک ہتھیار، جو گھروں میں بیٹھے بیٹھے ایک اشارے سے، جہاں جی چاہے پھینکے جا سکتے ہیں، تیار کر لیے گئے ہیں۔ ان کا شکار اگر پہلے ہی دھماکے سے نہ مر گیا ہو تو ان کے پہنچنے پر ٹھکانہ کھائے گا۔ اس حدیث میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم اپنے ماننے والوں سے ارشاد فرماتے ہیں کہ: "مجھے اس بات کا ڈر ہے کہ تمہارے پاس دنیا کا سامان اور مال و دولت بہت جمع ہوگا اور وہ تم کو سیدھے راستے سے بھٹکا دے گا۔" جس وقت آپ نے یہ فرمایا، اس وقت حاضرین میں سے ایک شخص نے کہا کہ حضرت! کیا بھلائی کے اندر سے برائی نمودار ہو سکتی ہے؟ یعنی مال تو زندگی بسر کرنے کے لیے اچھی چیز ہے۔ اس سے تباہی کیسے پیدا ہو سکتی ہے؟ یہ سوال معقول تھا اور آپ نے جواب دینے سے پہلے کچھ تامل کیا۔ ظاہر ہے کہ آپ کا سوچ بچار وحی کے انتظار میں ہوتا تھا۔

اداریہ

یومِ وصال حضرتِ اقدس شاہ سعید احمد رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ

حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری نور اللہ مرقدہٗ 08/ ذی قعدہ 1433ھ / 26/ ستمبر 2012ء کو اس جہانِ فانی سے رحلت فرما گئے تھے۔ اس سال 26/ ستمبر 2013ء میں آپ کی رحلت کو ایک سال مکمل ہوتا ہے اور یہی دن آپ کا یومِ وصال ہے۔

گزشتہ پورا سال رحیمیہ کے شماروں میں حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ کے حوالے سے تعزیتی مضامین اور مکتوبات احباب ملاحظہ فرماتے رہے ہیں۔ موجودہ شمارے میں حضرتؒ کے یومِ وصال کی نسبت سے مزید تعزیتی مکاتیب اور مضامین پیشِ خدمت ہیں۔ اس کے علاوہ حضرت رائے پوری رابع کی حیات، جدوجہد اور خدمات پر ماہنامہ رحیمیہ کی طرف سے ایک خصوصی نمبر کی اشاعت پیشِ نظر ہے، جس کے لیے ہم حضرتؒ کے خصوصی متعلقین، منتسبین اور فیض یافتہ سکالرز اور اہلِ قلم کے منتظر ہیں کہ وہ حضرت اقدسؒ کے بارے میں اپنے مشاہدات، تأثرات اور تحریری کاوشوں سے اس خصوصی نمبر کی اشاعت کو جلد از جلد ممکن بنائیں۔

حضرت اقدس شاہ سعید احمد رائے پوری نے افکارِ عالیہ کی جو بزم سجائی ہے، اس کی مہک ہر چار سو ہے۔ ان افکار سے جو صبح روشن ہوئی ہے اس پر کوئی شام نہیں آئے گی۔ ان خیالات سے معطر ہر قلب و دماغ، ہر لحظہ ان تصورات و احساسات سے شاداں و فرحاں ہے۔ وہ ہر لمحہ اِن نظریات کی آبیاریوں اور گل کاریوں کے عملی منصوبے بناتا اور دعوت و عزیمت کے جام لٹاتا ہے۔ آج جہاں آپؒ کا یومِ وصال ہمیں غمگین کر دیتا ہے، ان کی رخصت کا منظر ہمارے ہر احساس کو زخمی کرتا ہے، ان کی جدائی کا غم ہمارے دلوں کے کسی نہ کسی گوشے میں ہمیشہ پرورش پاتا رہے گا۔ ہر سال ان کے یومِ وفات پر لاکھوں مضطرب دل اپنی آنکھوں میں نمی محسوس کرتے رہیں گے۔ ان کی یادوں کے یہ غم ناک لمحے، اضطراب اور جدائی کا احساس بھی ہمارا سرمایۂ غم ہے۔ اس کے ساتھ ساتھ حضرتؒ جی کا یومِ وصال ہمارے لیے تجدیدِ عہد کا دن بھی ہے۔ یہ دن ہمیں خوابِ غفلت سے بیدار کرتا ہے۔ یہ ہمیں منادی دے رہا ہے کہ اٹھو! بہت دیر ہو چکی، تمہاری منزل ابھی دور ہے، راستہ بہت کٹھن ہے، زندگی کے عیش و آرام کے کانٹے تمہارے دامن سے اُلجھ کر تمہاری توجہ کو تقسیم نہ کر دیں۔ سرمایہ داری کے ٹھگ تم سے متاعِ وقت نہ چھین لیں، تمہاری ہمتوں اور ارادوں کو زنگ نہ لگ جائے، تمہاری عقلوں اور ذہنوں کو سرمایہ داری نظام کی جھوٹی چکا چوند خیرہ نہ کر دے۔ تمہارا مقصد عظیم ہے، یہ تم سے لازوال قربانیوں اور عظیم جدوجہد کا تقاضا کرتا ہے۔

حضرتؒ اقدس کو جماعت کے ہر فرد سے اس درجے محبت اور شفقت تھی، جو خاندانی رشتوں سے کہیں بڑھ کر تھی اور انھوں نے ساری زندگی اس کو اس وضع داری سے نبھایا کہ اس میں کبھی ذرّہ بھر فرق نہ آنے پایا۔ چھوٹے صاحبزادے محبوب احمد کا ایک حادثے میں انتقال ہوا تو تعزیت میں آنے والے نوجوانوں سے فرمایا: ’’اللہ تعالیٰ نے ایک بیٹا لے لیا، اسی میں اس کی رضا ہے۔ میرے پاس میرے سینکڑوں بیٹے ہیں، جو میرے مشن میں میرے ساتھ شریک ہیں۔‘‘ ایک بار 56- میکلوڈ روڈ پر نوجوانوں کے درمیان تشریف فرما تھے، کوئی تہوار تھا جس پر بڑے صاحبزادے کے گھر سے، جن کی رہائش گاہ ان دنوں حسن ٹاؤن میں تھی، بار بار فون آ رہا تھا، فرمایا: ’’ایک بیٹے کی طرف سے گھر آنے کی فرمائش ہے، لیکن اتنے سارے بیٹوں کو چھوڑ کر کیسے جاؤں؟‘‘ وہ مجسم اخلاق، حد درجہ پاک باطن اور اسلاف کی سیرت کا عظیم نمونہ تھے۔

پاکستان کے موجودہ حالات سے ثابت ہو رہا ہے کہ پاکستان میں حضرتؒ اقدس کا وجود پاکستانی قوم کے لیے قدرت کا ایک عظیم عطیہ اور مشائخ رائے پور کی خصوصی توجہات کا نتیجہ تھا۔ یہاں انسانیت جس آزمائش سے گزر رہی ہے، حضرت اقدسؒ کے روحانی اور نظریاتی فیض ہی سے اس کا مداوا ممکن ہے۔ اور حضرتؒ اقدس کا یہ فیض اس تسلسل کی جاری کڑی ہے، جو اس سلسلے کے بانی رہبر حضرت عالی شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ نے فرنگی استعمار کے خلاف تحریکِ آزادی میں شیخ الہندؒ کے شانہ بشانہ کردار ادا کیا تھا۔ پھر دوسرے جانشین حضرت شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے تقسیم ملک کے نتیجے میں لٹی پٹی انسانیت کو سنبھالنے میں حضرت مولانا حسین احمد مدنیؒ اور دیگر رہنماؤں کے ساتھ ادا کیا تھا۔ پھر تیسرے جانشین حضرت شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ نے پاکستان میں قادیانیت، مودودیت، پرویزیت اور سول و فوجی آمریت کے خلاف کردار ادا کیا ہے۔ حضرت اقدس شاہ سعید احمد رائے پوریؒ کے حوالے سے مؤرخ کے کاندھوں پر یہ ذمہ داری باقی ہے کہ وہ پاکستانی سماج کے حوالے سے حضرتؒ کی ساٹھ سالہ جدوجہد اور کام کی نوعیت، معروضیت اور خدمات کے خفیہ گوشوں کو موضوعِ بحث بنائے اور اس تسلسل میں حضرت اقدسؒ رابع کے دور کو درپیش چیلنجز اور حضرتؒ اقدس کی ان کے مقابلے کی حکمتِ عملی کا تجزیہ کرے اور پاکستان میں موجود معاصر سیاسی و مذہبی تحریکات کے کام اور نتائج کا حضرتؒ اقدس کے کام اور حکمتِ عملی کے ساتھ ایک تقابلی مطالعہ پیش کرے۔

پاکستان میں استحصالی ذہنیت، استعماری نظام اور مسخ شدہ مذہبیت کے پامال شدہ تصورات کے اثرات کے مقابلے کی حضرت اقدسؒ رابع کی حکمتِ عملی کا ایک پہلو باشعور جماعت کی تیاری ہے۔ آپؒ کی صحبت سے تیار ہونے والی افرادی قوت کا ثمر ہمارے سامنے آپ کے جانشین حضرت اقدس مولانا مفتی شاہ عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت فیوضہم، سرپرست ادارہ رحیمیہ ڈاکٹر مولانا مفتی سعید الرحمٰن مدظلہٗ العالی اور صدر ادارہ رحیمیہ شیخ التفسیر والحدیث مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی مدظلہٗ اور دیگر صاحب عزم و بصیرت قیادت کی پوری ایک لڑی (chain) ہے، جو حضرتؒ اقدس رابع کی شب و روز محنتوں کا نتیجہ ہے۔ حضرتؒ اپنی اس محنت سے کتنے پُرامید تھے، ایک بار مری کے ایک پروگرام میں ڈاکٹر مفتی سعید الرحمٰن مدظلہٗ کے متعلق فرمایا ’’یہ ہمارے عہد کے مفتی کفایت اللہ دہلویؒ ہیں۔‘‘ حضرت مفتی کفایت اللہ دہلوی مرحوم اپنی اصابتِ رائے اور گہری دینی و سیاسی بصیرت کی ایک خاص مثال تھے۔ شیخ الحدیث حضرت مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی مدظلہٗ کے ایک خطاب کے بعد فرمایا: ’’ان جیسے بے باک اور نڈر علما ہماری جماعت میں آتے رہے تو ہم پاکستان میں سرمایہ دارانہ نظام کی بساط لپیٹ دینے میں کامیاب ہو جائیں گے۔‘‘

کسی رہنما، قائد، ادارے اور نظام کی کامیابی اس کی جانشین قیادت کی مرہونِ منّت ہوتی ہے۔ مشائخ رائے پور کے ہاں رَسمی جانشینی کے بجائے اس کا ایک کڑا معیار ہے اور اس کے لیے غیر محسوس انداز میں سال ہا سال تجربے کی بھٹی میں افراد کو ڈال کر کندن بنایا جاتا ہے۔ عقل، قلب، نفس، ذہن، دماغ اور علم و عمل کی ایک خاص زاویے تک تربیت مطلوبہ نتائج دیتی ہے۔ خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے موجودہ جانشین حضرت اقدس شاہ مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت فیوضہم ولی اللّٰہی قافلے کے لیے قدرت کا وہ عظیم انتخاب ہے، جس میں حضرت اقدس شاہ سعید احمد رائے پوریؒ کی منشا و خواہش، ولی اللّٰہی جماعت کی اجتماعی دانش کے ساتھ ساتھ سلسلۂ رائے پور کے مشائخ کی خصوصی توجہات کارفرما ہیں۔ آپ ولی اللّٰہی علوم و افکار اور فلسفہ و حکمت کے ماہر اور خانقاہ رائے پور کی روایات کے امین ہیں۔ آپ کے مزاج میں خانقاہ رائے پور کے مشائخ اربعہ کے مزاج کی مکمل جھلک محسوس کی جا سکتی ہے۔ بقیہ صفحہ نمبر 6 پر

از مولوی سعد احمد خان کراچی

ایک ولی کی آغوش میں (1)

(حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ؛ یادیں، تأثرات)

زندگی تو وہ تھی جو آپؒ کی محفل میں گزار آئے
اب تو فقط جینے کی رسم ادا کرتے ہیں

کسی ایسی شخصیت کو اپنے تصور میں لانا، جس کا مرتبہ اونچا ہو اور وہ ہر لحاظ سے کامل ہو، کسی گناہ گار آدمی کے بس کا کام نہیں۔ پھر ایسی شخصیت کے معمولات یا حالات کو ضبطِ تحریر میں لانا بڑا مشکل ہے۔ ہمارے شیخ و مربی قطب الارشاد والتکوین حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ اس دارفانی سے پردہ فرما گئے۔ اللہ اللہ۔ اُف! اللہ یہ کیا حادثہ پیش آ گیا کہ ہم یتیم ہو گئے۔ 26 ستمبر 2012ء کو صبح جب ہم سروسز ہسپتال لاہور میں حضرتؒ جی کو کروٹ دلانے لگے تو بس اچانک ہمارے حضرتؒ جی کی آنکھیں بالکل اوپر کی طرف ہو گئیں اور بس چند سیکنڈ ہی میں آپؒ کی روح پرواز کر گئی۔ یہ تحریر ایک عظیم شخصیت، ہمارے پیر و مرشد (قطب الارشاد و التکوین حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس سرہٗ السعید) کے وہ مختصر حالات و معمولات ہیں، جو ایک فقیر نے چند ایام شرفِ خدمت کے دوران مشاہدہ کیے ہیں۔

حضرت اقدس قدس سرہٗ کی سوانح کے حوالے سے کافی دوستوں نے مضامین لکھے ہیں اور حضرتؒ جی کی حیات نقش کا مختصر خاکہ چھپ کر شائع بھی ہو چکا ہے۔ اللہ پاک دوستوں کی سعی کو قبول فرمائے۔ علمی اعتبار سے تو کافی مضامین ہمارے سامنے آئے ہیں۔ اب جس دوست سے بھی ملاقات ہو، وہ یہی کہے کہ بھئی! حضرتؒ جی کے آخری ایام اور معمولات کے بارے میں کچھ بتاؤ۔ خاص کر ایسے دوست جن کا تعلق دو چار سال قبل ہوا، ایسے نوجوان دوستوں نے اس بات کی بہت ڈیمانڈ کی، اسی وجہ سے ہمت ہوئی کہ کچھ لکھ ڈالوں۔ ویسے ہماری خانقاہ کا یہ مزاج نہیں ہے کہ اپنے شیخ کی تعریفوں کے پل باندھے جائیں۔

اس حوالے سے حضرتؒ جی کی ایک بات یاد آئی، وہ یہ کہ ایک دفعہ کچھ دوست مجھے بار بار اس طرف متوجہ کر رہے تھے کہ آپ ہر وقت حضرتؒ جی کے پاس ہوتے ہو، حضرت جی سے پوچھ پوچھ کر حضرت کے حالات لکھ لو اور اسی طرح حضرتؒ کے ملفوظات جمع کر لو۔ ہم نے حضرتؒ جی کو اس سے آگاہ کیا تو حضرتؒ جی نے فوراً یہ واقعہ سنایا۔ حضرت سندھیؒ کے ایک شاگرد مولانا عبدالمجیدؒ تھے۔ وہ کہا کرتے تھے کہ حضرت سندھیؒ نے فرمایا تھا کہ جدوجہدِ آزادی میں جو کردار خانقاہِ رائے پور کا ہے، وہ شاید ہی کسی کا ہو۔ میرا تو دل چاہتا ہے کوئی بڑی سی کتاب لکھ ڈالوں خانقاہ کے حالات پر۔ فرمایا کہ حضرت عالی شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ اس کو پسند نہیں فرماتے تھے۔ اسی وجہ سے ہمت نہیں ہوتی کہ کچھ لکھا جائے۔ یہ تو بس بڑوں کا ہی کام ہے۔

حضرتؒ اقدس کی حیات کا مختصر خاکہ

حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری قدس سرہٗ جنوری 1926ء کو گمتھلہ ضلع کرنال کی ایک عظیم بزرگ ہستی حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوری قدس سرہٗ کے گھر میں پیدا ہوئے۔ آپؒ کا نام حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ نے ''سعید احمد'' رکھا۔ اور ابھی آپؒ پانچ سال کی عمر میں ہی تھے کہ آپؒ کی والدۂ محترمہ اس دار فانی سے رحلت فرما گئیں۔ جب ہمارے حضرتؒ جی اپنی زبان مبارک سے یہ واقعہ سنایا کرتے تھے تو فوراً یہ فرماتے کہ ''ماں کی گود چھوٹ گئی تو کیا ہوا، اللہ پاک نے خانقاہ کی گود میں بٹھا دیا۔''

پھر آپؒ کا صبح شام، دن رات حضرت جی ثانی (مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری) کی صحبت میں گزرتا۔ آپؒ کو خانقاہ میں مہمانوں کی خدمت کا موقع ملتا اور آپؒ کی تعلیم بھی خانقاہ رحیمیہ رائے پور کے ماحول میں شروع ہوئی۔ ابتدائی قرآن مجید کی تعلیم بقول حضرتؒ کے ''میری قرآن کی تعلیم خانقاہ میں مقیم ایک استاذ کے پاس پوری ہوئی۔ جن کا نام حضرتؒ جی ''خدا بخش'' بتایا کرتے تھے، اور حضرت رائے پوریؒ ثانی ان کو ''شیخ القرآن'' کہا کرتے تھے۔ پھر ابتدائی کتب کی تعلیم اپنے والدِ گرامی حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ سے حاصل کی۔ اس دوران حضرتؒ جی ثانی کی ہمہ وقت نگرانی اور سرپرستی حاصل رہی۔

پھر نہ صرف خانقاہ میں تعلیم ہی حاصل کی، بلکہ آپؒ کو خانقاہ میں آنے والے اس دور کے بڑے بڑے علما (حضرت مولانا محمد الیاس دہلویؒ، حضرت مولانا سید حسین احمد مدنیؒ، حضرت مولانا سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ، حضرت مولانا حبیب الرحمان لدھیانویؒ، اسی طرح شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلویؒ اور بھی اس دور کے بڑے بڑے اکابرین کی خدمت کا وقتاً فوقتاً موقع ملتا رہا۔ طالبِ علمی کے دوران آپ نے حضرتؒ جی ثانی کی سرپرستی میں بننے والی جماعت (حزب الانصار) میں سرگرم کردار ادا کرنا شروع کر دیا۔ اس طرح چوں کہ آپؒ کو آنے والے دور کا عظیم لیڈر (امام) بننا تھا تو حضرتؒ جی ثانی نے آپؒ کو 1947ء میں رمضان المبارک کے مہینے میں اپنی نمازوں کا امام مقرر کر دیا۔ پھر آپؒ حضرتؒ جی ثانی کے حکم پر تعلیم کی تکمیل کے لیے جامعہ مظاہر العلوم سہارن پور حضرت شیخ الحدیث مولانا زکریا کاندھلویؒ کے ہاں تشریف لے گئے۔ 1949ء کے آخر میں آپؒ نے دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کی۔

دورۂ حدیث شریف کی تکمیل کے بعد جب آپؒ حضرتؒ جی ثانی کی خدمت میں آئے تو کچھ دنوں بعد آپؒ کے استاذِ محترم شیخ الحدیث حضرت مولانا زکریا کاندھلویؒ بھی حضرت جی ثانی کی خدمت میں حاضر ہوئے اور حضرتؒ جی ثانی سے عرض کیا کہ حضرت! مولوی سعید احمد کو ایک سال کے لیے ہمیں اور دے دیں، تا کہ (فلسفہ، منطق وغیرہ علوم میں) وقت لگا لے۔ حضرت جی ثانیؒ نے فرمایا: ''بس جی! ہم نے اپنے برخوردار مولوی سعید احمد کو جتنا پڑھانا تھا، پڑھا لیا۔ اس سے آگے نہیں پڑھانا۔ ہم نے اسے کوئی محض مدرس بنانا ہے۔'' اور پھر حضرت مولانا سعید احمد رائے پوریؒ کی طرف مخاطب ہو کر یہ شعر پڑھا:

پڑھ پڑھ ہوئے پتھر، لکھ لکھ ہوئے چور
جس پڑھنے سے مولیٰ ملے، وہ پڑھنا ہے کچھ اور

تعلیم سے فارغ ہونے کے بعد آپؒ نے یکسوئی کے ساتھ حضرتؒ جی ثانی کی خدمت میں وقت لگایا اور 1950ء میں حضرت جی ثانیؒ نے آپؒ کو خلافت سے نوزا۔ یہ خلافت رسمی خلافت نہیں تھی، بلکہ یہ اگلے دور کے لیے ایک اعتماد کا اظہار تھا کہ جس نے آپؒ کو امامت کے درجے پر فائز کر دیا۔ تعلیم و تربیت کے بعد آپؒ پاکستان اپنے والدِ گرامی اور دیگر عزیز و اقارب سے ملنے کے ارادے سے 1951ء میں تشریف لائے۔ حضرتؒ جی جب یہ واقعہ سنایا کرتے تو فرماتے تھے کہ: ''ہمارا ملک تو ہندوستان ہی ہے۔ مجھے حضرتؒ جی ثانی کے ساتھ بطور خادم کے پاکستان آنا تھا۔ ہمارا ٹکٹ بھی ہو گیا تھا، لیکن کچھ مسائل کی وجہ سے حضرتؒ جی ثانی نہیں آ سکے اور مجھے یہاں بھیج دیا۔ جب میں نے واپسی کا ارادہ کیا تو حضرت والد صاحب (حضرت جی رائے پوری ثالثؒ) نے میرا پاسپورٹ پھاڑ دیا اور مجھے واپس نہیں جانے دیا۔ میں بہت پریشان تھا۔ کچھ ہی دنوں بعد حضرت جی ثانی کا پاکستان کا سفر ہو گیا تو پھر دل کو کچھ سکون آیا اور پھر حضرتؒ جی ثانی کی منشا کے مطابق یہیں رہنا پڑا۔''

rahimia.org

پھر کبھی آپؒ رائے پور جاتے یا حضرتؒ جی ثانی کا پاکستان کا سفر ہوتا، آپ حضرتؒ جی ثانی کی خدمت مبارکہ میں رہتے اور فیض یاب ہوتے۔ چناں چہ آپؒ اپنے نکاح کا واقعہ سناتے ہوئے فرمایا کرتے تھے کہ: ''حضرتؒ جی ثانی کا پشاور کا دورہ تھا۔ میں بھی حضرتؒ جی ثانی کے ساتھ سفر میں تھا۔ واپسی پر حضرتؒ جی ثانی نے کہا کہ: ''چلو مولوی سعید تمہارا نکاح پڑھا دیتے ہیں۔'' کپڑے بھی سفر کے تھے۔ نہ ہمیں پتہ کہ ہماری شادی ہے اور نہ لڑکی والوں کو پتہ کہ آج شادی ہے۔ بس چل دیے اور وہاں حضرتؒ جی ثانی نے نکاح پڑھا دیا اور وہیں خلوت کرا دی اور پھر دوسرے دن دوپہر کے کھانے پر ساتھیوں سے کہا کہ بھئی! ولیمہ کی نیت کر لو۔ (جہاں نکاح ہوا، وہ ہمارے حضرتؒ جی کے تایا جانؒ کا گھر تھا)۔''

اسی طرح پاکستان آنے کے بعد سے حضرتؒ جی ثانی کے اس دار فانی سے رخصت ہونے تک آپؒ نے حضرتؒ جی ثانی کی خدمت میں بڑے اہتمام کے ساتھ وقت لگایا اور پھر باوجود اس کے کہ آپؒ پر حضرتؒ جی ثانی کا بھرپور اعتماد تھا، لیکن پھر بھی آپؒ نے اگلے تیس سالوں تک یعنی حضرت جی ثالثؒ کے اس دنیا سے چلے جانے تک ان کی خدمت کی اور ان کی منشا کے بغیر کوئی کام نہیں کیا۔

ہمارے حضرتؒ جی فرمایا کرتے تھے کہ: ''جب میں یہاں پاکستان آیا تو ہر طرف مسلم لیگ اور ہر طرف جماعت اسلامی کا چرچا تھا۔ ہماری تربیت تو علمائے ہند کے مؤقف پر ہوئی تھی، ہم ان کے تمام حربوں کو پہچانتے تھے۔ ہم نے آتے ہی سب سے پہلے اپنے شہر سرگودھا میں جہاں جماعتِ اسلامی کا بڑا اثر ورسوخ تھا، ہماری کوشش سے کچھ ہی دنوں میں رفو چکر ہوا۔ کیوں کہ جوانی کا دور تھا، ہم مودودی صاحب کے بڑے بڑے جلسے پلٹ دیتے تھے۔ یہ معاملات چلتے رہے۔ پھر آپؒ نے منظم طریقے سے کام کرنا شروع کیا اور 1967ء میں سرگودھا میں جمعیت طلبائے اسلام (J-T-I) کے نام پر طلبا کی تعلیم وتربیت کے لیے ایک جماعت بنائی۔

حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ آپؒ کی جماعت کے ساتھیوں کے ساتھ بڑی شفقت فرماتے اور پوری سرپرستی اور نگرانی فرماتے۔ وقت گزرتا گیا، JTI نے مختصر سے عرصے میں پورے ملک میں اپنا جال بچھا لیا اور بڑے بھرپور انداز سے یہ جماعت اکابر علمائے ہند کے مؤقف پر کام کر رہی تھی۔ ہمارے پاکستانی سامراجی نظام کی نیندیں اُکھڑنے لگیں۔ اس نے JTI کو بھی اپنے مستقل حربے ''لڑاؤ اور حکومت کرو'' کے اصول پر کچھ مفاد پرست لوگوں کو خرید لیا۔ چوں کہ اس جماعت کی لیڈر شپ بڑی باشعور اور سمجھ دار تھی، اس نے اس بات کو محسوس کر لیا۔ جماعت کے سرپرست حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ نے فوراً فرمایا کہ: ''میں دیکھ رہا ہوں کہ اب اکابرین کی توجہ ان پر سے ہٹ گئی ہے اور اگر اب کوئی مجھ سے تعلق رکھنا چاہتا ہے تو وہ ان لوگوں سے اپنا تعلق ختم کر دے۔'' اس کے بعد ہمارے حضرتؒ جی اور ان کے ساتھیوں نے خاموشی سے اپنے نظریاتی کام کو جاری رکھا اور خوب غور وفکر کرنے کے بعد پہلے سے بھی زیادہ منظم انداز میں 1987ء میں ملتان میں تنظیم فکر ولی اللّٰہی (TFW) کے نام سے اکابرین کے فکر ونظریات پر نوجوانوں کی تربیت کا کام شروع کیا۔

1988ء میں حضرت جی رائے پوریؒ ثالث کا ضعف بڑھ گیا تو آپؒ نے حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوریؒ کو رائے پور خانقاہ کے ایک جم غفیر میں اپنا جانشین بنایا اور مکمل اعتماد فرمایا۔ پھر چار سال کے بعد ہی 1992ء میں حضرتؒ جی ثالث کا وصال ہو گیا۔ 1992ء سے لے کر 26/ستمبر 2012ء تک آپؒ نے اپنے اس جلوت کے دور میں اتنا عظیم کام جو تمام اسلاف کی جدوجہد کا لازمی جز تھا، اکابرین کے نظریات اور دینی شعور کی اساس پر انقلابی جماعت تیار کرنا، یہ ہمارے حضرتؒ جی کے ملاءِ اعلیٰ سے رابطے اور ولایت کے اعلیٰ درجے پر فائز ہونے کی سب سے بڑی علامت ہے۔ رحمہ اللّٰہ رحمۃً واسعۃً

آپؒ کے آخری ایام

حضرتؒ جی کے رمضان کے معمولات بڑے اہتمام سے ہوتے تھے۔ آخری رمضان المبارک میں باوجود اس کے ضعف اور کمزوری زیادہ تھی، لیکن آپؒ ہر وقت تلاوت فرماتے رہتے۔ تقریباً ہر دوسرے دن آپؒ ایک قرآن ختم کرتے۔ نہ صرف یہ کہ قرآن حکیم کی تلاوت کرتے، بلکہ اور دیگر معمولات بھی آپؒ کے پورے ہوتے۔ ہم جوان ہوتے ہوئے تھک جاتے، لیکن حضرتؒ جی ہمیں کہتے کہ ''ہاں! تھک گئے ہوگے، تم آرام کر لو'' اور پھر دوبارہ تلاوت میں مشغول ہو جاتے۔ جب رمضان المبارک مکمل ہوا تو حضرتؒ جی فرمانے لگے: ''بھئی اس دفعہ تو اتنی امید نہیں تھی کہ رمضان اچھا گزرتا، بس اللہ پاک نے ہمت دی، جس سے رمضان کے معمولات تو اچھے ہو گئے۔'' عید کے بعد وہی کمزوری تھی، جو آہستہ آہستہ بڑھتی گئی، لیکن پھر بھی حضرتؒ جی اپنے سہارے پر چلنے کی ہی کوشش کرتے کہ خود چلتا پھرتا رہوں۔

9/ستمبر 2012ء کو ہفتے کے روز اچانک صبح ڈھائی بجے حضرتؒ جی کو انجائینا کا درد ہوا۔ اس سے پہلے جب بھی حضرتؒ جی کو اس طرح کی تکلیف ہوتی تو ہم حضرتؒ جی کے (P.I.C) کے معالج کی تجویز کردہ دوائی اینجی سڈ کے نام سے زبان کے نیچے رکھواتے۔ اکثر تو حضرت خود ہی لے لیا کرتے تھے اور طبیعت سنبھل جاتی تھی، لیکن اس دن ایک کھائی تو کچھ فرق نہیں آیا۔ اسی طرح تھوڑے تھوڑے وقفے سے تین گولیاں لیں، تب کچھ آرام آیا۔ پورا جسم حضرتؒ جی کا پسینہ پسینہ ہو رہا تھا۔ میری پریشانی اور بڑھ رہی تھی۔ میں حضرتؒ جی کو بار بار کہتا کہ میں حضرت مفتی آزاد صاحب کو بلاتا ہوں، لیکن حضرتؒ جی فرماتے کہ: ''بس تجھے ہر وقت دوسروں کو تنگ کرنے ہی کی سوجھتی ہے۔ ان کے آرام میں کیوں خلل پیدا کرتا ہے؟'' لیکن میں نے سوچا کہ حضرتؒ جی تو ہر وقت ایسے ہی کہتے ہیں۔ میں نے مفتی صاحب کو بلایا۔ چناں چہ وہ آئے تو انھوں نے مجھ سے کہا کہ: رات ڈاکٹر عبدالرحمان صاحب بھی آئے تھے، ان کو بھی بلا لو۔ وہ بھی آ گئے۔ یہ حضرات کافی دیر بیٹھے حضرت جی کی کمر سہلاتے رہے۔ حضرتؒ جی پر غنودگی آنی شروع ہو گئی۔ شاید اس لیے کہ گولیوں کا اثر ہو رہا تھا۔ حضرتؒ جی کی آنکھ لگ گئی۔ جب حضرتؒ جی کی آنکھ کھلی تو میں اور ایک اور ادارے کے دوست حضرتؒ جی کے پاس تھے۔ حضرتؒ جی فرمانے لگے کہ ''بھئی! رات تو ایسا معلوم ہو رہا تھا کہ بس ابھی بلاوا آ گیا۔''

پھر حضرتؒ جی کو (P.I.C) میں ایڈمٹ کروایا گیا۔ تقریباً چار دن حضرتؒ جی (P.I.C) میں رہے اور آرام آ گیا، لیکن ادارے آتے ہی بمشکل ایک دن ہی طبیعت اچھی رہی، پھر حالت مزید خراب ہونی شروع ہو گئی۔ اتنی حالت خراب ہونے کے باوجود آپؒ پاکی کا بہت خیال فرما رہے تھے اور جب بھی ایسی کیفیت معلوم ہوتی کہ ناپاکی ہو گئی تو فوراً غسل کے لیے کہتے۔ بعض دفعہ ایک دن میں تین تین چار چار دفعہ غسل کرتے۔ (P.I.C) میں جب ایڈمٹ تھے تو وہاں بھی اٹھنا بیٹھنا تک مشکل تھا، لیکن غسل خانے میں جا کر غسل کرتے اور نماز کا اہتمام ضرور فرماتے۔ حضرت کے متعلقین میں سے ڈاکٹر حضرات خوب حضرتؒ جی کی تیمارداری اور کوشش کرتے رہتے، لیکن بھلا موت کا بھی کوئی علاج ہے! ان ایام میں ہم سمجھ رہے تھے کہ حضرتؒ جی پر غنودگی طاری ہے۔ غنودگی تھی، لیکن جیسے ہی غنودگی کا اثر ختم ہوتا تو فوراً نماز کا فرماتے کہ کون سی نماز کا وقت ہے اور ذکر تو حضرتؒ جی کا معمول کے مطابق چلتا رہا۔ کبھی اونچی آواز سے کرتے، کبھی اشاروں سے کرتے، بلکہ ایک دفعہ انھی بیماری کے آخری ایام میں مَیں اور ایک اور ساتھی

مغرب کی نماز کے وقت حضرتؒ جی کے کمرے میں بیٹھے باتوں میں مگن تھے، ہم نے حضرتؒ کے ساتھ جماعت میں شریک ہونا تھا، مغرب کی نماز کی جماعت مسجد میں ہو رہی تھی۔ حضرتؒ جی نے آواز دی اور فرمایا: ''اوئے سعد! باتیں کر رہا ہے، نماز کا وقت جا رہا ہے۔'' پھر ہم نے جلدی جلدی وضو کیا اور حضرت کی بیماری کی وجہ سے کمرے میں ہی جماعت کرائی۔ نماز پڑھنے کے بعد حضرتؒ جی نے مجھے کہا کہ سرہانے بیٹھ جا۔ میں قبلہ رُخ ہو کر بیٹھ گیا۔ حضرتؒ جی نے لیٹے لیٹے ذکر شروع کر دیا۔ میں نے بھی شروع کر دیا۔ حضرتؒ جی کی آواز کبھی اونچی ہوتی تو بڑا لطف آتا۔ بیس منٹ ذکر کر کے میں نے حضرتؒ جی کی طرف رُخ کر لیا تو ابھی حضرتؒ جی ذکر کر رہے تھے۔ اور پھر آخر میں دورد شریف بھی اونچی آواز میں پڑھا اور دعا بھی کی۔

ایسے ہی جب موجودہ ڈاکٹرز کے کنٹرول میں مرض نہیں آیا تو پھر آپؒ کو لاہور کے بہترین ہسپتال ڈاکٹرز ہسپتال میں داخل کروایا گیا۔ وہاں بھی خاطر خواہ فرق نہیں آیا۔ تمام سینئر حضرات بہت پریشان تھے، لیکن بڑے حوصلے سے ان حضرات نے اس دور کو گزارا اور دوسرے ساتھیوں کو بھی حوصلہ دیتے رہے۔ پھر کوشش کر کے حضرت جی کو سروسز ہسپتال لایا گیا، لیکن آپؒ کا مرض بڑھتا ہی گیا، اس دوران ہر سانس پر اللہ اللہ کی صدا بلند ہو رہی تھی۔ ہسپتال میں ایڈمٹ ہو گئے۔ دو دن بمشکل وہاں رہے اور آخری رات تہجد کے وقت حضرتؒ جی نے آخری دفعہ شہادت کی انگلی کو اوپر کیا (میں تھوڑی تھوڑی دیر سے پاؤں کے تلووں پر انگلی لگا کر دیکھتا کہ احساس ہے یا نہیں تو حضرتؒ جی پاؤں ہلاتے)، لیکن آخری دفعہ بس آخری رات تہجد کے وقت ہی آپؒ نے جو انگلی اوپر کی، اس کے بعد حضرتؒ جی کے جسم کے کسی عضو میں حرکت نہیں ہوئی۔ صرف سانس جاری تھا۔ رات بھر حضرتؒ جی کے پاس ڈاکٹرز آتے رہے، چیک کر کے چلے جاتے۔ صبح ہوئی تو بڑے ڈاکٹر آئے، چیک کیا اور ڈرپ وغیرہ لگا کر چلے گئے۔

نو بجے جب وہاں صفائی والے آئے، مجھ سے حضرتؒ جی کی بیڈ شیٹ بدلنے کا کہتے رہے۔ میں ان سے کہہ رہا تھا کہ بھئی! مریض کی حالت تو دیکھو۔ تھوڑی دیر میں حضرتؒ سے تعلق رکھنے والے جماعت کے ساتھی ڈاکٹر وہاں آ گئے۔ ان کے کہنے پر میں راضی ہوا۔ اب جیسے ہی ہم نے ایک کروٹ بائیں کرائی اور نیچے سے چادر نکالی، میرے ہاتھ میں حضرتؒ جی کا سر تھا۔ میں نے سر کو سنبھالا ہوا تھا کہ کہیں ہل نہ جائے، کیوں کہ آکسیجن وغیرہ لگی ہوئی تھی۔ جب دوسری طرف کروٹ ابھی دلا ہی رہے تھے کہ حضرت جی کی آنکھیں اوپر کی اوپر رہ گئیں۔ ہماری تو چیخ نکل گئی۔ میرے دل میں حضرت حافظ ضامن شہیدؒ کی شہادت کا واقعہ آیا، جو حضرتؒ جی بار بار سنتے تھے۔ میں نے بھی سورت یاسین شریف کی تلاوت شروع کر دی۔ میں پڑھ رہا تھا، ڈاکٹرز اپنی کاروائی کر رہے تھے۔ کوئی سینہ دبا رہا تھا، کوئی ناک میں پمپ سا کر رہا تھا۔ میں تو پہلے ہی حضرتؒ جی کی حالت دیکھ کر سمجھ گیا تھا کہ بس اب ہم یتیم ہو گئے اور ہمارے حضرتؒ جی اب اپنے اصلی مقام پر پہنچ گئے۔ اِنَّا لِلّٰهِ وَاِنَّآ اِلَيْهِ رٰجِعُوْنَ۔ رَبَّنَا اغْفِرْ لَنَا ذُنُوْبَنَا وَاِسْرَافَنَا فِيْٓ اَمْرِنَا وَثَبِّتْ اَقْدَامَنَا وَانْصُرْنَا عَلَى الْقَوْمِ الْكٰفِرِيْنَ۝ (147:3)

پھر حضرتؒ جی کے جسدِ مبارک کو ادارے لایا گیا۔ پہلے چھوٹے مسجد ہال میں رکھا گیا تھا۔ تمام دوست بڑے مغموم تھے۔ شفقت کے بادل ڈھل رہے تھے۔ پھر حضرتؒ جی کے جسدِ مبارک کو آپ کے حجرے میں اگلے دن تک رکھا گیا۔ 27/ستمبر کو اگلے دن صبح غسل دیا گیا۔ آپؒ کے جسدِ مبارک کو غسل دینے کے وقت موجودہ حضرت مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری مدظلہٗ العالی اور دیگر خلفائے کرام اور آپؒ کے قریبی عزیز تھے۔ اللہ پاک سب کو جزائے خیر دے۔ غسل کے بعد دور دور سے آئے ہوئے ساتھیوں کو آپؒ کی زیارت کرائی گئی اور پھر آپؒ کے جسدِ مبارک کو جنازہ گاہ میں لے جایا گیا۔ وہاں ہزاروں افراد صفیں باندھے کھڑے تھے۔ حضرت مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی صاحب بیان فرما رہے تھے اور پوری جماعت کی طرف سے حضرتؒ جی کو خراجِ تحسین پیش کر رہے تھے کہ حضرتؒ جی کی ساری زندگی اپنے اسلاف کے مشن پر جماعت بنانے اور ان کے نظریات کو نوجوان نسل تک پہنچانے میں گزری۔ حضرتؒ نے مشکل ترین حالات میں اپنے اکابر و مشائخ رائے پور کے پیغام کو نئی نسل تک بڑی ہمت اور جرأت سے پہنچایا۔ اور اس پر ان کی تربیت کی۔

جنازے سے پہلے حضرت نعمانی صاحب نے حضرت مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری مدظلہٗ کو خانقاہ کی تمام تر ذمہ داری پوری جماعت کی طرف سے متفقہ طور پر آپ کو سونپی اور جنازہ پڑھانے کی دعوت دی۔ چناں چہ انھوں نے حضرت اقدس مولانا الشاہ سعید احمد رائے پوریؒ قدس سرہٗ السعید کی نمازِ جنازہ پڑھائی۔ ہزاروں افراد نے منظم انداز میں جنازے میں شرکت کی۔ جنازے کے بعد حضرتؒ جی کے جسدِ مبارک کو آخری آرام گاہ کی طرف لایا گیا، جو بالکل ادارے کے قریب پلاٹ میں متعین کی گئی تھی۔ اب اس جگہ کا نام ''گل زارِ رحیمیہ سعیدیہ'' ہے۔

اللہ پاک حضرتؒ جی کے درجاتِ عالیہ کو بلند فرمائے اور ہمیں قدم قدم پر آپؒ کی نصیحتوں پر عمل کرنے کی توفیق نصیب فرمائے۔ اور موجودہ حضرت، حضرت مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری مدظلہٗ العالی کی صحبت میں رہ کر اپنی فکری و اَخلاقی اصلاح کی فکر نصیب فرمائے۔

آپؒ کی جدائی نے کچھ اس طرح کا روپ اختیار کرنے پر مجبور کر دیا کہ:

دل تو خوب رویا پر آنکھوں سے رویا نہ گیا
زخم ہی کچھ ایسے تھے کہ پھولوں پہ سویا نہ گیا

(بقیہ اداریہ) صوفیائے کرام، اولیاء اللہ اور اہل اللہ اپنا فیضان جاری رکھنے اور اپنے سلسلۂ تصوف وسلوک کے چشموں کو صاف وشفاف رکھنے کے لیے کئی نسلوں بعد تک اپنے ہدف کی نگہبانی کرتے ہیں۔ حضرت اقدس شاہ عبدالخالق رائے پوری پیدا ہوئے تو آپ کے والد محترم راؤ عبدالرؤف خاں مرحوم نے اپنے شیخ شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ کو پیدائش کی اطلاع اور نام تجویز فرمانے کے لیے خط لکھا۔ حضرت اقدس ثانی شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ نے 'عبدالخالق' نام تجویز فرمایا۔ سعادت مندی کی دعا فرمائی اور نیک خواہشات کا اظہار فرمایا۔ حضرت اقدس ثالث شاہ عبدالعزیز رائے پوریؒ کی خصوصی نظر آپ پر رہتی تھی۔ ان کی قلبی توجہات نے آپ کو حضرت شاہ سعید احمد رائے پوریؒ کی خصوصی توجہ کا مرکز بنا دیا۔ حضرت اقدس رابعؒ نے اپنے مشائخ رائے پور اور ولی اللّٰہی اکابرین کے فکر ونظریے کی امانت آپ کی جھولی میں ڈال دی۔ یوں آج الحمد اللہ! خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور اپنی تمام تر علمی شان، نظریاتی رسوخ اور دعوتی تڑپ کے ساتھ اپنے نئے جانشین کی رہنمائی میں حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ سے لے کر امام شاہ سعید احمد رائے پوریؒ تک کے علوم وافکار کی ترجمانی کا فریضہ سرانجام دے رہی ہے۔ حضرت اقدس شاہ سعید احمد رائے پوری نوراللہ مرقدہٗ کے یومِ وصال پر پاکستان، ہندوستان، سعودی عرب، امریکا، کینیڈا، یوکے اور دنیا کے دیگر ممالک میں قیام پذیر آپ کے متعلقین موجودہ جانشین حضرت اقدس مولانا مفتی شاہ عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ کی قیادت ورہنمائی پر بھرپور اعتماد کا اظہار کرتے ہوئے ایک نئے عزم اور ولولے سے اس عہد کو دہراتے ہیں کہ ہم اپنی تمام صلاحیتیں دکھی انسانیت کی خدمت اور دینِ اسلام کے غلبے کے لیے وقف کرتے ہیں۔ مدیر

rahimia.org

حضرت اقدس رائے پوریؒ کے وصال پر تعزیتی خطوط

1

امام انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے گھرانے سے تعزیتی پیغام

واجب التکریم وصد احترام محترمی قبلہ حضرت العلامہ مولانا مفتی عبدالخالق آزاد صاحب دام ظلہٗ

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! حضرت اقدس سیدی مرشدی الشاہ سعید احمد رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی اچانک رحلت سے دل و جان سے ہم آپ کے اس غم میں برابر کے شریک ہیں۔إنّا لِلّٰہ و إنّا إلیه راجعون. آپؒ کی شخصیتِ قدسیہ حضرت امام شاہ ولی اللہ دہلویؒ اور امامِ انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کے فکر ونظریات کا مکمل عکس تھی۔ احقرالانام اپنے دادا جان حضرت ڈاکٹر میاں ظہیرالحق دین پوریؒ کی مبارک مجلسوں میں اکثر وبیش تر حضرت امام سندھیؒ، حضرت امام لاہوریؒ، حضرت اقدس شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ، حضرت خلیفہ غلام محمد دین پوریؒ اور سید عطاء اللہ شاہ بخاریؒ کی شخصیات کے مبارک ومقدس حالات وواقعات سنتا رہتا تھا۔ اس سے پہلے حضرت رائے پوریؒ کی شخصیتِ قدسیہ کا معلوم نہ تھا، حضرت سندھیؒ کے شاگرد مولانا محمد صدیق ولی اللّٰہی کے ذریعے سے حضرتؒ کا معلوم ہوا۔ جب آپؒ کی خدمتِ قدسیہ میں عریضہ لکھا تو آپؒ نے محبتوں بھرے جواب سے نوازا۔ میرے مربی حضرتؒ دادا جان نے جب یہ عریضہ پڑھا تو بہت خوش ہوئے۔ آج بھی اُن کے یہ الفاظ میرے دل ودماغ میں محفوظ ہیں۔ فرمایا کہ: ''بیٹا! یہ ہے اکابرین کی نشانی۔'' حضرتؒ کی چند ہی منٹوں میں بڑی شان بیان کی اور خانقاہ عالیہ رائے پور کا مکمل تعارف فرمایا۔ بعدازاں 93ء کے دسمبر کے مہینے میں حضرت رائے پوریؒ ہمارے غریب خانے پر تشریف فرما ہوئے، جس میں آپ اور زیدی صاحب اور دیگر حضرات بھی موجود تھے۔ دین پور حضرت امام سندھیؒ کے مزار پر حاضری کے بعد درگاہِ عالیہ دین پور کے مسند نشین حضرت میاں سراج احمد صاحب دین پوری سے ملاقات کے بعد حضرتؒ نے کھانا دین پور چوک خان پور خاندانِ حضرت سندھیؒ کے ہاں تناول فرمایا تھا۔ جب سے حضرتؒ کا دیدار ہوا، وہی کچھ جو احقر اپنے دادا جانؒ سے اپنے اسلاف کے متعلق سنا تھا، آپؒ کی ذات قدسیہ کو ویسا ہی پایا۔ آپؒ کی شخصیتِ قدسیہ امام انقلاب حضرت سندھیؒ، حضرت اقدس الشاہ عبدالقادر رائے پوریؒ اور حضرت لاہوریؒ کی مبارک ومقدس جھلک تھی۔

یہ انھی کی قربانی تھی کہ آج کے اس دقیانوسی دور میں آپ نے ہی وطن عزیز کی نوجوان نسل کو امامِ انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھیؒ کا مکمل ومستند پلیٹ فارم دیا اور اپنی مبارک وپاکیزہ ومقدس وبابرکت زندگی میں اپنے مربی حضرت اقدس شاہ عبدالرحیم رائے پوریؒ کے مبارک اسم گرامی کی نسبت ایک عظیم الشان ادارہ وخانقاہ (ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ) کا فکری ونظریاتی مرکز قائم کر کے ایک مستقل ومستند پڑاؤ متلاشیانِ علوم کو بخشا، جو علوم ولی اللّٰہی وعلوم عبیداللّٰہی کا متلاشی ہوگا، وہی اس چشمے سے فیض حاصل کرے گا۔ دعا ہے اللہ کریم آپ کی سرپرستی میں اس ادارہ کو قائم ودائم رکھے۔ (آمین)

حضرت اقدسؒ کے بعد آپ ہی اس ولی اللّٰہی قافلے کے امیر وسرپرست ورہبر ہیں۔ امید ہے کہ حضرتؒ اقدس کی کمی محسوس نہ ہونے دیں گے۔ تمام بزرگوں کی خدمتِ عالیہ میں سلام و تعزیت۔ حضرتؒ کی تربتِ اقدس پر حاضری کے وقت عاجز وسیاہ کار کی طرف سے سلام، ڈھیروں دعاؤں کی درخواست۔ والسلام مبشر عرفات 11/10/12

از دفتر مرکزیہ جامعہ امام عبیداللہ سندھیؒ (ظاہر پیر روڈ) خانپور (ضلع رحیم یار خان) پاکستان

2

محترم جناب حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری مدظلہٗ العالی
موجودہ مسند نشین خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور شریف

السلام علیکم ورحمۃ اللہ وبرکاتہٗ! امید ہے کہ آپ خیریت سے ہوں گے۔ دل کی اتھاہ گہرائیوں کے ساتھ ہم آپ کے ساتھ ہیں۔ اسی طرح جس طرح حضرت اقدس رائے پوری رابع شاہ سعید احمد رائے پوری نوراللہ مرقدہٗ کے ساتھ تھے۔ آپ کسی قسم کا کوئی فکر نہ کریں۔ جس طرح حضرت رائے پوریؒ ثالث کے انتقال پُرملال کے بعد ہم حضرت رائے پوری رابعؒ کے ساتھ تن من دھن سے تھے اور ہر قسم کے مخالفانہ وار کو برداشت کرنے کے لیے ان کے سامنے سیسہ پلائی ہوئی دیوار بن کر کھڑے تھے اور ہر قسم کی مخالفت کو برداشت کیا، اسی طرح ان شاء اللہ تعالیٰ آپ کے ساتھ رہیں گے۔ آپ بذاتِ خود ان حالات کو اچھی طرح جانتے ہیں۔ اب آپ پر بہت زیادہ ذمہ داریاں ہیں۔ ادارہ کو سنبھالنا ہے۔ تنظیم کی سرپرستی کرنی ہے اور خانقاہ عالیہ رحیمیہ رائے پور کو سنبھالنا ہے۔ تمام مریدین اور متعلقین کی تربیت کرنی ہے۔ تنظیم کے دوستوں کی تربیتِ روحانی وسیاسی کرنی ہے۔ ان کو ایک بہترین انسان بنانا ہے۔ خانقاہِ عالیہ رحیمیہ کے متوسلین اور مریدین کی بھی روحانی وسیاسی تربیت کرنی ہے۔ اللہ تعالیٰ آپ کو ان تمام ذمہ داریوں کو سنبھالنے کی توفیق عطا فرمائے۔ ماشاء اللہ آپ میں بھرپور صلاحیتیں موجود ہیں، یہ کہ مخالفین اور حاسدین کو یہ بات ناپسند ہے، ان کی پسند اور ناپسند ہونے سے ہم پر کوئی فرق نہیں پڑتا ؎

تندیٔ بادِ مخالف سے نہ گھبرا اے عقاب!
یہ تو چلتی ہے تجھے اونچا اڑانے کے لیے

ہماری دعا ہے کہ اللہ تعالیٰ آپ پر خصوصی برکات اور رحمت نازل فرمائے اور تمام حالات و واقعات میں آپ جس طرح پہلے ثابت قدمی سے جمے ہوئے ہیں، اسی طرح اب بھی ان پُرکٹھن معاملات میں آپ کو ثابت قدم رکھے اور استقامت نصیب فرمائے۔ اور جملہ اکابرین کی خصوصی توجہ آپ پر مبذول ہو۔ آمین۔ اور ہمیں آپ کی خصوصی توجہ ملتی رہے اور اسی طرح شفقت فرماتے رہیں، جس طرح میرے مرشد پاک حضرت اقدس رائے پوری نوراللہ مرقدہٗ فرماتے رہے ہیں۔ آپ ہمیں کسی مرحلے پر پیچھے نہیں پائیں گے۔ جہاں آپ کا پسینہ گرے گا، ہم ان شاء اللہ اپنا خون اس جگہ بہائیں گے۔ اور کسی صورت میں بھی پیچھے نہیں ہٹیں گے۔ کسی قسم کی قربانی سے دریغ نہیں کریں گے۔ اِن شاء اللّٰہ تعالٰی

اس عظیم سانحے کو برداشت کرنے کی اللہ تعالیٰ آپ کو ہمت وحوصلہ عطا فرمائے۔ اہل خانہ کو بھی اور دیگر متوسلین اور مریدین پورے برعظیم پاک وہند، بلکہ پوری دنیائے انسانیت کی ترقی اور تربیت کے لیے آپ کے کاندھوں پر ذمہ داری ہے۔ پوری محبت، شفقت، رحمت اور برداشت، تحمل، بردباری، مروّت اور اَخلاقِ اربعہ کے ساتھ اللہ تعالیٰ آپ کو مزید برکات اور ہدایات ورحمت سے نوازے۔ آپ پوری دنیا کے لیے رحمت کا سایہ ثابت ہوں۔ اور آپ کی سرپرستی اور قیادت میں پوری دنیا میں انقلاب برپا ہو اور دین اسلام غالب ہو۔ باطل ادیان نیست ونابود ہو جائیں گے۔ ان شاء اللہ ہم دیکھیں گے اور ضرور دیکھیں گے۔ جملہ اخلاص ومحبت کے ساتھ ہم اور ہماری دعائیں آپ کے ساتھ ہیں۔ اللہ تعالیٰ آپ کو بھی، ہم کو بھی اور جملہ متوسلین کو صبر جمیل عطا فرمائے کہ ہم اس صدمے کو برداشت کر سکیں اور اگلے مرحلے میں استقامت اور بہادری اور جرأت کے ساتھ اپنا کردار ادا کر سکیں۔ اللہ تعالیٰ ہمیں اس مشن کی خدمت کرنے اور غلامی کا حق ادا کرنے میں قبول فرمائے۔ (آمین)

خصوصی توجہ بندہ اور میرے اہل خانہ کے لیے فرمائیں، دعاؤں میں یاد رکھیں۔

والسلام آپ کا خادم: شکیل احمد ساجد، بہاولنگر

رپورٹ: محمد زبیر، بہاولپور

حضرت اقدس مولانا مفتی شاہ عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ

کا دورۂ جنوبی پنجاب 1

حضرت اقدس مولانا مفتی شاہ عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ مسند نشین خانقاہ عالیہ رحیمیہ رائے پور نے مؤرخہ 11 تا 23 مارچ 2013ء کو جنوبی پنجاب کا دورہ فرمایا۔

مؤرخہ 11 مارچ 2013ء بروز پیر حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد دامت برکاتہم العالیہ ساہیوال تشریف لائے۔ آپ کے ہمراہ جناب صابر ضمیر صدیقی بھی تھے۔ یہاں آپ کا استقبال مولانا عبدالواحد، مولانا محمد جاوید، مولانا عمران علی، اور دیگر احباب نے محمد عاطف کی رہائش گاہ پر کیا۔ ناشتے کے بعد تقریباً دو گھنٹے تک عمومی استفادہ نشست منعقد ہوئی، جس میں دوستوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ نوجوانوں نے مختلف موضوعات پر سوالات کیے، جن کے حضرت نے تفصیلی جوابات دیے۔ اس کے بعد احباب نے حضرت سے سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور میں بیعت کی اور توبہ کے کلمات کہے۔ دعا سے یہ نشست مکمل ہوئی۔ اس کے بعد حضرت اقدس، جامعہ ملیہ فرید ٹاؤن تشریف لے گئے، جہاں جامعہ کے مہتمم مولانا مفتی محمد امجد علی، انتظامیہ کے دیگر حضرات، متعلقین سلسلہ عالیہ رحیمیہ رائے پور اور مدرسہ کے اساتذہ اور طلبا نے حضرت والا کا بھرپور استقبال کیا۔ نمازِ ظہر و آرام کے بعد احباب سے مختصر نشست ہوئی اور پھر چیچہ وطنی روانگی ہوئی۔ چیچہ وطنی آمد پر ڈاکٹر راؤ عتیق الرحمٰن اور دیگر احباب نے حضرت اقدس کا پرتپاک استقبال کیا۔ اس کے بعد ڈان ہائی سکول میں عمومی دعوتی سیمینار میں حضرت نے ''سماجی تبدیلی کے بنیادی تقاضے قرآنی تعلیمات کی روشنی میں'' کے موضوع پر خطاب کیا۔ اس سیمینار میں کالج و یونیورسٹی کے طلبا کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ پروگرام کی تکمیل حضرت اقدس کی دعا سے ہوئی۔ نمازِ مغرب کے بعد جناب ڈاکٹر عتیق الرحمٰن کی رہائش گاہ پر مجلس ذکر ہوئی۔ جہاں پر کثیر تعداد میں احباب نے شرکت کی۔ ذکر کے بعد احباب نے حضرت سے بیعت کی۔ رات کا قیام جناب راؤ حفیظ الرحمٰن کے ہاں ہوا۔ صبح ناشتے کے بعد میاں چنوں کے لیے روانگی ہوئی۔

مؤرخہ 12 مارچ 2013ء بروز منگل کو چیچہ وطنی سے روانہ ہو کر میاں چنوں میں چک 32 میں تشریف آوری ہوئی۔ جہاں سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے قدیم متوسلین بھائی محمد ارشد اور ظفر صاحب کے مکان پر قیام ہوا۔ تمام متعلقین اور متوسلینِ سلسلہ اور گاؤں کے حضرات سے مسجد میں حضرت اقدس نے اصلاح و تربیت کی اہمیت کے حوالے سے خطاب فرمایا۔ اس کے بعد قیام گاہ پر کثیر تعداد میں احباب نے بیعتِ توبہ کی اور پھر مختلف گھروں میں دعا اور خیر و برکت کے لیے جانا ہوا، جہاں اہل خانہ کے لیے حضرت نے دعا فرمائی اور بہت سے لوگوں نے بیعت کی۔ دوپہر کے بعد یہاں سے روانہ ہو کر ادارہ رحیمیہ علوم قرآنیہ ملتان کیمپس میں حضرت اقدس مدظلہ العالی کی تشریف آوری ہوئی، جہاں مولانا امداداللہ، چوہدری رشید احمد وغیرہ اور کثیر تعداد میں احباب نے آپ کا پُرتپاک استقبال کیا۔ نماز ظہر ادا کرنے کے بعد استفادہ نشست ہوئی۔ یہ نشست نماز مغرب تک جاری رہی۔ عصر کی نماز کے بعد صدر ادارہ حضرت مولانا مفتی سعید الرحمٰن (مجاز حضرت رائے پوری رابع) بھی تشریف لے آئے۔ نمازِ مغرب کی ادائیگی کے ساتھ ہی مجلس ذکر ہوئی اس کے بعد ''ذکر اللہ کی اہمیت اور اس کے انسانی زندگی پر اثرات'' کے موضوع پر حضرت اقدس نے اپنے ملفوظات سے حاضرین مجلس کو نوازا۔ نمازِ عشا و عشائیہ سے فراغت کے بعد نوجوان احباب نے حضرت سے استفادہ کیا، جس میں دوستوں نے سوالات کیے اور حضرت نے تفصیلی جوابات دیے۔

مؤرخہ 13 مارچ بروز بدھ جناب نعیم حبیب اللہ کی رہائش گاہ پر ناشتہ ہوا۔ جہاں حضرت اقدس کے ہمراہ حضرت مولانا مفتی سعید الرحمٰن صاحب اور دیگر احباب بھی تھے۔ ناشتے کے بعد ادارہ رحیمیہ ملتان کیمپس میں واپسی پر ڈی جی خان، لیہ اور کوٹ ادو سے آئے ہوئے دوستوں سے ملاقات ہوئی جس میں انھوں نے نظریاتی حوالے سے اور حالات حاضرہ پر حضرت اقدس سے استفادہ کیا۔ نمازِ ظہر و عصر کے درمیان مختلف شعبہ ہائے حیات سے تعلق رکھنے والے احباب سے ملاقاتیں چلتی رہیں۔ اسی دوران بورے والہ سے حضرت مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی (مجاز حضرت رائے پوری رابع) تشریف لے آئے۔ نماز مغرب و مجلس ذکر اور نماز عشا سے فارغ ہو کر حضرت اقدس ڈسٹرکٹ بار ہال ملتان میں تشریف لے گئے جہاں پر عمومی دعوتی سیمینار کا اہتمام کیا ہوا تھا۔ سیمینار کی صدارت صدر ادارہ حضرت ڈاکٹر مفتی سعید الرحمٰن اعوان نے کی۔ ادارہ رحیمیہ کا تعارف حضرت مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی نے کرایا۔ اس کے بعد ''پاکستان میں سیاسی عدم استحکام کے اسباب'' کے موضوع پر حضرت اقدس مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری نے خطاب فرمایا۔ ان کے بعد صدارتی کلمات صدر مجلس نے ادا فرمائے اور دعا سے اس سیمینار کا اختتام ہوا۔ سیمینار میں متعلقین سلسلہ کے علاوہ کالجز و یونیورسٹیز کے طلبا کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس کے بعد رات کا کھانا و آرام راؤ حبیب الرحمٰن کے گھر پر شالیمار کالونی میں ہوا۔

مؤرخہ 14 مارچ بروز جمعرات کو جناب جاوید اقبال کے گھر پر ناشتے کا اہتمام تھا۔ حضرت اقدس کے ہمراہ حضرت ڈاکٹر مفتی سعید الرحمٰن اور دیگر دوست بھی تھے۔ ناشتے کے دوران احباب کے ساتھ گفتگو اور استفادہ کا سلسلہ چلتا رہا۔ اس کے بعد حضرت اقدس رائے پوری، ملتان میں اس خطے کے اولیائے کرام کے عظیم بزرگ حضرت بہاؤ الدین زکریا رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت شاہ رکن عالم رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر فاتحہ خوانی کے لیے تشریف لے گئے آپ کے ہمراہ دیگر احباب بھی تھے۔ نمازِ ظہر کے وقت ادارہ رحیمیہ کیمپس میں تشریف لے آئے جہاں ملتان کے مختلف علاقوں سے آنے والے احباب موجود تھے، جنھوں نے حضرت اقدس رائے پوری سے بھرپور علمی و شعوری حوالے سے استفادہ کیا۔ دوپہر کے کھانے کا انتظام جناب اکمل خان کی رہائش گاہ پر تھا۔ اس کے بعد ادارہ رحیمیہ ریجنل کیمپس ملتان میں خواتین کے درس قرآن کا اہتمام کیا گیا تھا۔ جہاں پر حضرت رائے پوری نے درس قرآن ارشاد فرمایا۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد مجلس ذکر ہوئی، جس میں تمام احباب نے شرکت کی۔ نمازِ عشا کے بعد استفادہ نشست منعقد ہوئی جس میں دوستوں نے بھرپور شرکت کی اور حضرت رائے پوری سے سوالات کیے، جس کے تفصیلی جوابات دیے گئے۔ اس نشست میں ڈاکٹر مفتی سعید الرحمٰن بھی شریک رہے۔ نشست کی تکمیل پر حضرت اقدس جناب ڈاکٹر مفتی سعید الرحمٰن کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جہاں کھانے کا انتظام کیا گیا تھا۔ کھانا کھانے کے بعد حضرت اقدس رائے پوری چوہدری رشید احمد کی رہائش گاہ پیر کالونی تشریف لے گئے جہاں آپ نے آرام کیا۔

مؤرخہ 15 مارچ بروز جمعہ جناب چوہدری رشید احمد کی رہائش گاہ پر ناشتے کا انتظام کیا گیا تھا جس میں حضرت مولانا مفتی سعید الرحمٰن سمیت ملتان شہر سے دوستوں کی ایک بڑی تعداد نے شرکت کی۔ ناشتے سے فراغت کے بعد حضرت اقدس رائے پوری یزمان ضلع بہاولپور کے لیے روانہ ہوئے۔ تمام احباب اور دوستوں نے حضرت کو الوداع کیا۔

یزمان تشریف آوری پر محمد زبیر، محمد خورشید پرنسپل سکالرز ایجوکیشن سسٹم اور کالج کے اساتذہ وطلبا کے علاوہ تنظیمی دوستوں کی کثیر تعداد نے آپ کا استقبال کیا۔ حضرت اقدس نے اپنے دست مبارک سے ادارہ کے گرلز کیمپس کا افتتاح فرمایا اور ادارہ کی ترقی کے لیے دعا فرمائی۔ ادارہ کا افتتاح فرمانے کے بعد حضرت اقدس جامع مسجد جامعہ حقانیہ یزمان میں تشریف لے گئے جہاں مہتمم اعلیٰ مفتی محمد زبیر، اور جامعہ کے طلبا کے علاوہ متعلقین نے حضرت کا استقبال کیا۔ جب کہ وہاں مولانا رانا ارشاد احمد خان مہتمم جامعہ عثمانیہ مکی مسجد چشتیاں اور مولانا عبیداللہ صاحب ہارون آباد سے تشریف لائے ہوئے تھے۔ یہاں حضرت اقدس نے نماز جمعہ سے پہلے خطاب فرمایا، نیز خطبہ جمعہ ارشاد فرمایا اور نماز جمعہ پڑھائی۔ نماز جمعہ کے اجتماع میں اہل یزمان کی ایک کثیر تعداد جس میں تمام شعبہ زندگی سے تعلق رکھنے والے احباب خصوصاً کالجز ویونیورسٹیز کے طلبا نے شرکت کی۔ نماز جمعہ کے بعد بہت سے افراد نے حضرت اقدس سے سلسلہ عالیہ رحیمیہ میں بیعت ہونے کا شرف بھی حاصل کیا۔ ظہرانہ کا اہتمام جامعہ حقانیہ میں کیا گیا تھا۔ اس کے بعد حضرت اقدس سکالرز ایجوکیشن کالج تشریف لے گئے جہاں کالج سے وابستہ اہل یزمان کو قرآن کی آفاقی وعالمگیر انقلابی تعلیمات سے روشناس کرانے کے لیے درس قرآن کا انعقاد کیا گیا تھا جس میں کالج کے طلبا اور ان کے والدین کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ درس قرآن کے اختتام کے بعد ادارہ میں نماز عصر ادا کی گئی۔ اس کے بعد حضرت اقدس جامعہ حقانیہ یزمان تشریف لے گئے یہاں نماز مغرب ومجلس ذکر ہوئی جس میں متعلقین اور بہاولپور سے آئے ہوئے احباب نے شرکت کی۔ ذکر اللہ کی اہمیت اور اسکے انسانی زندگی پر اثرات کے حوالے سے حضرت اقدس نے حاضرین مجلس کو اپنے ملفوظات سے نوازا۔ اس کے بعد بہاولپور کے لیے روانگی ہوئی۔ بہاولپور میں جناب محمد اجمل خان کی رہائش گاہ پر احباب نے حضرت اقدس کا استقبال کیا۔ نماز عشاوعشائیہ کے بعد آپ سے احباب نے استفادہ کیا۔

مؤرخہ 16/ مارچ بروز ہفتہ ناشتے کے بعد حضرت کے ہمراہ استفادہ نشست کا انعقاد کیا گیا۔ اس نشست میں کافی احباب نے شرکت کی۔ نشست میں شرکا نے اپنی ذمہ داریوں کو بہترین طریقہ پر سرانجام دینے کے لیے رہنمائی لی۔ اس کے بعد دعوت کے حوالے سے استفادہ نشست کا انعقاد ہوا۔ اس نشست میں شرکا نے دعوتی عمل میں بہتری کے حوالے سے استفادہ کیا۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حضرت اقدس جناب محمد خورشید کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے، جہاں خواتین کے لیے درس قرآن کا اہتمام کیا گیا تھا۔ درس قرآن میں خواتین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ حضرت اقدس نے سورہ لقمان کی آیات کی تفسیر ارشاد فرمائی اور قرآن کی ہمہ جہتی تعلیمات سے روشناس کرایا۔ نماز مغرب کی ادائیگی کے بعد مجلس ذکر کے لیے جناب پروفیسر ابرار محی الدین کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے۔ مجلس ذکر میں خانقاہ عالیہ رحیمیہ رائے پور کے متعلقین، گردونواح کے دوستوں، پروفیسرز حضرات اور اساتذہ کی ایک کثیر تعداد نے شرکت کی۔ خانپور سے جناب مولانا محمد ارشد نیاز بھی تشریف لے آئے۔ مجلس ذکر کی تکمیل پر حضرت اقدس نے ذکر اللہ کی اہمیت کے حوالے سے ملفوظات ارشاد فرمائے اور حاضرین کے قلوب کو روحانی حوالے سے منور فرمایا۔ نماز عشا کی ادائیگی کے بعد جناب محمد خورشید کی رہائش گاہ پر شرکا نے حضرت اقدس سے استفادہ کیا۔

مؤرخہ 17/ مارچ بروز اتوار نماز فجر کے بعد حضرت اقدس نے مسجد الخلیل فرنیچر مارکیٹ سیٹلائٹ ٹاؤن میں درس قرآن ارشاد فرمایا جس میں اہل علاقہ کی ایک بہت بڑی تعداد نے شرکت کی۔ حضرت اقدس نے جماعتِ حقہ کی صحبت اختیار کرنے کے حوالے سے قرآن حکیم کی آیات کی تفسیر ارشاد فرمائی۔ صبح ہی راولپنڈی سے جناب مرزا محمد رمضان بہاولپور تشریف لے آئے۔ ناشتے کا اہتمام جناب میاں محمد اظہر کے ہاں تھا۔ ناشتے سے فراغت کے بعد احباب نے حضرت اقدس سے نظریاتی حوالے سے استفادہ کیا۔ اسی دوران جناب مولانا عبدالرحیم ہارون آباد سے بہاولپور تشریف لے آئے۔ نماز عصر کی ادائیگی کے بعد حضرت احباب کے ہمراہ جناب محمد اسحاق صاحب اور وسیم عباس کی رہائش گاہ پر چائے کے لیے تشریف لے گئے۔

نمازِ مغرب کے بعد مجلس ذکر ہوئی، جس میں اہل علاقے کے علاوہ متعلقین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ اس کے بعد حضرت اقدس علامہ اقبال کامرس کالج بہاولپور گوہیر کیمپس میں تشریف لے گئے۔ یہاں ایک عمومی دعوتی سیمینار کا انعقاد کیا گیا تھا۔ اس سیمینار میں قائداعظم میڈیکل کالج، اسلامیہ یونیورسٹی بہاولپور، صادق ایجرٹن کالج، پنجاب کالج آف بہاولپور، گورنمنٹ پوسٹ گریجوایٹ کالج، علامہ اقبال کالج، گورنمنٹ کالج آف کامرس، گورنمنٹ ٹیکنالوجی کالج کے طلبہ اور لیکچررز اور متعلقین خانقاہ رحیمیہ رائے پور کی کثیر تعداد میں شرکت کی۔ سیمینار کے مہمان خصوصی حضرت مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری اور مہمان اعزازی جناب مرزا محمد رمضان تھے۔ موضوع کا تعارف جناب مرزا محمد رمضان نے پیش کیا۔ اس کے بعد ایک اہم موضوع پر حضرت اقدس نے حاضرین کی ذہنی آبیاری کے لیے خطاب فرمایا۔ صدر مجلس کے صدارتی کلمات کے بعد حضرت اقدس کی دعا سے سیمینار کی تکمیل ہوئی۔

مؤرخہ 18 مارچ بروز سوموار ناشتے کے بعد اوچ شریف روانہ ہوئے۔ جہاں حضرت اقدس نے برصغیر پاک وہند کے عظیم بزرگان دین حضرت مخدوم جلال الدین کبیر سرخ بخاری رحمۃ اللہ علیہ اور حضرت جلال الدین المعروف مخدوم جہانیاں جہاں گشت رحمۃ اللہ علیہ کے مزارات پر حاضری دی۔ دیگر احباب بھی آپ کے ہمراہ تھے۔ وہاں فاتحہ خوانی سے فراغت کے بعد خانپور کے لیے روانہ ہوئے۔

خانپور میں حضرت اقدس کا استقبال جناب مبشر عرفات (امام انقلاب مولانا عبیداللہؒ سندھی کے نواسے کے پوتے) کے گھر کیا گیا۔ جہاں آپ کے لیے چائے کا اہتمام تھا، اس کے بعد آپ ادارہ تعلیمات اسلامیہ جامع مسجد قبا تشریف لے گئے، جہاں نمازِ عصر ادا کی۔ جناب حافظ عبدالوحید کے مدرسے میں خواتین کے لیے درس قرآن کا اہتمام کیا گیا تھا۔ مقامی دوستوں میں سے مولانا ارشد نیاز ودیگر احباب نے آپ کا استقبال کیا۔ حضرت اقدس نے قرآن کی چند آیات مبارکہ پر درس ارشاد فرمایا۔ نماز مغرب اور مجلس ذکر کے لیے آپ مہروز پبلک سکول تشریف لے گئے۔ مجلس ذکر کے بعد دعوتی سیمینار کا اہتمام کیا گیا۔ سیمینار کی صدارت جناب مولانا ارشد نیاز نے کی۔ سیمینار کے موضوع ''سماجی تبدیلی قرآن حکیم کی روشنی میں'' پر حضرت نے مفصل خطاب ارشاد فرمایا۔ اس سیمینار میں نوجوانوں کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ صدر مجلس کے صدارتی کلمات کے بعد حضرت اقدس کی دعا سے سیمینار کی تکمیل

> حضرت مولانا دین پوری سے ایک صاحب نے کہا کہ ''حضرت! افغانستان میں طالبان خلافتِ راشدہ کے نظام کے لیے کوشاں ہیں، ان کے لیے دعا فرمائیں۔'' حضرت دین پوری نے فرمایا کہ ''حضرت سندھیؒ فرمایا کرتے تھے کہ اس دور میں مسلمانوں کی کوئی حکومت نصوصِ قرآنیہ کے خلاف قانون سازی نہ کرے اور عدل وانصاف، امن وامان اور معاشی عدل کا نظام قائم کردے تو یہ کافی ہے۔ خلافتِ راشدہ کا نظام تو بہت اونچا ہے۔ اس دور میں اس کی نقل کرنا بڑا مشکل ہے۔''

ہوئی۔ نمازِ عشاو عشائیہ کا انتظام جناب ڈاکٹر حافظ محمد اختر کی رہائش گاہ پر تھا۔

مؤرخہ **19**/ مارچ بروز منگل کو ناشتہ کا اہتمام مشہور خطیب حضرت مولانا عبدالکریم ندیم کے ہاں تھا۔ جس کے بعد مختلف قومی و مقامی اخبارات کے صحافیوں کے ہمراہ ایک بھرپور نشست ہوئی۔ حضرت اقدس کی گفتگو پر مشتمل رپورٹ اگلے دن کے قومی اخبارات میں چھپی۔ اس کے بعد مدرسے کے طلبا سے مسجد میں حضرت نے خطاب فرمایا اور دعا فرمائی۔ اس کے بعد حضرت اقدس خانقاہ دین پور تشریف لے گئے جہاں امامِ انقلاب حضرت مولانا عبیداللہ سندھی رحمۃ اللہ علیہ کے مزار پر حاضری دی اور کافی دیر تک مراقبے میں رہے۔ بعد ازاں حضرت اقدس خانقاہ میں تشریف لے گئے، جہاں نمازِ ظہر کی ادائیگی کے بعد موجودہ سجادہ نشین حضرت مولانا سراج احمد دین پوری دامت برکاتہم العالیہ سے ملاقات کی، جنھوں نے رائے پوری نسبت کی وجہ سے حضرت اقدس مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم العالیہ کا بہت اعزاز و اکرام کیا اور پھر حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ اور دیگر اکابر کے بہت سے واقعات سنائے۔ فرمایا ''دین پور اور رائے پور کی خانقاہ کا آپس میں بڑا گہرا تعلق ہے۔ تحریکِ آزادی میں ان دونوں خانقاہوں نے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔ حضرت مدنیؒ، حضرت رائے پوریؒ، حضرت سندھیؒ، حضرت دین پوریؒ، یہ تمام مشائخ ایک فکر اور نظریے کے حامل رہے ہیں اور ان سب میں بہت محبت اور باہمی تعلق رہا ہے۔''

حضرت مولانا سراج احمد دین پوری مدظلہ العالی نے مزید فرمایا کہ ''ایک دفعہ میرے والدِ گرامی حضرت میاں عبدالہادی صاحب کی دعوت پر حضرت مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوریؒ دین پور تشریف لائے اور یہاں ہفتہ بھر قیام کیا۔ اس موقع پر ایک دفعہ میں حضرت رائے پوریؒ کو وضو کروا رہا تھا، حضرت نے پاؤں دھونے کے لیے اپنا جوتا اُتارا تو میرے والدِ محترم نے حضرتؒ کا جوتا اُٹھا کر اپنے سر، سینے اور چہرے پر ملنا شروع کر دیا۔ حضرت رائے پوریؒ نے فرمایا کہ ''حضرت! یہ کیا کر رہے ہیں؟'' حضرت میاں عبدالہادیؒ نے فرمایا ''چاہتا ہوں کہ نجات ہو جائے اور جنت میں آپ کا ساتھ ہو۔'' حضرت رائے پوریؒ نے فرمایا کہ ''ان شاء اللہ ایسا ہی ہوگا۔'' اسی طرح حضرت مدنی بھی یہاں ایک ایک ہفتہ قیام فرماتے تھے۔ حضرت مدنیؒ کے لیے جب بھی چارپائی بچھانے کا انتظام کیا گیا، تو حضرت فرماتے کہ ''میں یہاں زمین پر لیٹوں گا، چارپائی اٹھوا دیتے اور نیچے زمین پر ہی آرام فرما ہوتے۔ حضرت سندھیؒ کا تو یہاں اس مسجد کے بڑے دروازے کے اوپر کے حجرے میں قیام رہتا تھا۔'' پھر حضرت سندھیؒ کے بہت سے واقعات بیان فرمائے۔ فرمایا ''مجھے امامِ انقلاب مولانا عبیداللہ سندھیؒ نے اپنی کتاب "**التمهيد لتعريف ائمّة التّجديد**" پڑھنے کے لیے دی تھی۔ میں نے اس زمانے میں اُسے پورا پڑھا تھا۔ حضرت آزاد رائے پوری نے فرمایا کہ ''احقر نے اس کتاب کا اردو ترجمہ مکمل کیا ہے۔'' اس پر حضرت دین پوری نے بہت خوشی کا اظہار فرمایا اور کہا کہ ''یہ وقت کی ضرورت ہے۔''

حضرت دین پوری کے حاضر باش ایک صاحب نے بتایا کہ چند روز قبل حضرت مولانا دین پوری سے ایک صاحب نے کہا کہ ''حضرت! افغانستان میں طالبان خلافتِ راشدہ کے نظام کے لیے کوشاں ہیں، ان کے لیے دعا فرمائیں۔'' حضرت دین پوری نے فرمایا کہ ''حضرت سندھیؒ فرمایا کرتے تھے کہ اس دور میں مسلمانوں کی کوئی حکومت نصوصِ قرآنیہ کے خلاف قانون سازی نہ کرے اور عدل و انصاف، امن و امان اور معاشی عدل کا نظام قائم کر دے تو یہ کافی ہے۔ خلافتِ راشدہ کا نظام تو بہت اونچا ہے۔ اس دور میں اس کی نقل کرنا بڑا مشکل ہے۔''

اس ملاقات میں حضرت دین پوری نے حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی دین پور بارہا آمد کے بارے میں بھی تذکرہ کیا اور فرمایا کہ ''وہ ہمارے بڑے گہرے دوست تھے۔ انھوں نے نوجوانوں کی شعوری تربیت کے لیے بڑا اہم کردار ادا کیا ہے۔'' انھوں نے حضرت رائے پوری رابعؒ کی خدمات کو خراجِ تحسین پیش کرتے ہوئے بہت سراہا۔ آخر میں حضرت دین پوری نے اکابر علمائے ربانیین کے مشن کے فروغ اور خانقاہِ دین پور اور رائے پور کے مشن کے پھیلاؤ کے لیے دعا فرمائی۔ اس موقع پر حضرت مولانا دین پوری کے پوتے مولانا ارشاد احمد دین پوری نے حضرت رائے پوری کی بہت خاطر تواضع کی۔ مدرسہ کی قدیم عمارت اور لائبریری بھی دکھائی، آرام اور قیام کا بھی بڑا اہتمام کیا۔

اس کے بعد حضرت اقدس رحیم یار خان تشریف لے گئے۔ رحیم یار خان آمد پر حضرت اقدس کا استقبال جناب ڈاکٹر اصغر خان کی رہائش گاہ پر کیا گیا، جہاں جناب اجمل قاسمی و دیگر دوستوں نے آپ کا استقبال کیا۔ یہاں نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد حضرت نے درسِ قرآن ارشاد فرمایا، جس میں کالج کے نوجوانوں نے شرکت کی۔ شام تک دوستوں سے ملاقاتوں کا سلسلہ جاری رہا۔ نمازِ مغرب اور مجلس ذکر کے بعد صادق آباد تشریف لے گئے، جہاں حضرت اقدس کا قیام ڈاکٹر نیاز احمد کی طرف تھا، وہاں ڈاکٹر صاحب کے علاوہ جناب سلمان اشرف و دیگر احباب نے بھرپور استقبال کیا۔ نمازِ عشا اور عشائیہ کے بعد دوستوں سے عمومی نشست رات گئے تک جاری رہی۔ مؤرخہ **20**/ مارچ بروز بدھ نمازِ مغرب اور مجلس ذکر کے بعد درسِ قرآن ارشاد فرمایا، جس میں خانقاہ کے متوسلین کے علاوہ کالجز کے نوجوانوں نے شرکت کی۔ نمازِ عشا اور کھانے کے بعد مقامی تنظیمی دوستوں نے حضرت اقدس سے بھرپور استفادہ کیا۔

مؤرخہ **21** مارچ بروز جمعرات صادق آباد سے کہروڑ پکا میں قاری عبداللہ صاحب کے مکان پر کچھ دیر قیام کرتے ہوئے بورے والا پہنچے۔ نمازِ عصر جامعہ خدیجۃ الکبریٰ میں ادا کی اور حضرت مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی کے ہمراہ چک **EB/ 331** میں آپ کی تشریف آوری ہوئی، جہاں مقامی دوستوں کی بڑی تعداد آپ کے استقبال کے لیے پہلے سے موجود تھی۔ راؤ افتخار صاحب، افضال صاحب، مولانا محمد ظہیر، مولانا فتح محمد و دیگر احباب نے حضرت اقدس کو خوش آمدید کہا۔ گاؤں کی مسجد میں نمازِ مغرب و مجلس ذکر کے بعد آپ نے عمومی خطاب ارشاد فرمایا۔ سیمینار میں اہلِ علاقہ اور دوستوں کے ساتھ ساتھ متعلقین کی کثیر تعداد نے شرکت کی۔ رات کا قیام راؤ افتخار صاحب کے مکان پر ہوا۔ اگلے روز فجر کی نماز کے بعد حضرت مولانا مفتی عبدالمتین نعمانی صاحب نے مسجد میں درسِ قرآن ارشاد فرمایا۔ تمام گاؤں والوں کا اصرار رہا کہ حضرت اقدس رائے پوری یہاں وقتاً فوقتاً تشریف لاتے رہا کریں۔ صبح کو گاؤں میں راؤ محمد طفیل صاحب، راؤ محمد مرسلین صاحب اور راؤ حفیظ صاحب کے گھر پر تشریف لے گئے۔ ناشتہ کیا اور اہلِ خانہ کے لیے دعا کی۔ پھر بورے والا شہر واپسی ہوئی۔

مؤرخہ **22**/ مارچ بروز جمعۃ المبارک جامعہ خدیجۃ الکبریٰ بورے والہ میں نمازِ جمعہ پڑھائی اور جمعہ سے قبل خطاب فرمایا جس میں سینکڑوں متعلقین و متوسلین و دیگر احباب نے شرکت کی۔ اس موقع پر بچوں کا قرآن پاک ختم ہوا، ان میں اسناد تقسیم کی گئیں۔ نمازِ جمعہ کے بعد حضرت اقدس نے جناب قاری محمد اسلم کے صاحبزادے حافظ محمد زبیر کا نکاحِ مسنونہ پڑھایا۔ اس کے بعد بہت سے احباب نے سلسلۂ عالیہ رحیمیہ رائے پور میں حضرت اقدس سے بیعت کی۔ نمازِ عصر کی ادائیگی کے بعد وہاڑی زون کے احباب کے زونل تربیتی سیمینار کا آغاز ہوا۔ نمازِ مغرب و مجلس ذکر کے بعد آپ کے عمومی خطاب سے حاضرین نے استفادہ کیا۔

مؤرخہ **23** مارچ بروز ہفتہ ناشتہ مولانا عبدالواحد صاحب کے ہاں کرنے کے بعد جناب فہیم خان کی رہائش گاہ پر تشریف لے گئے جہاں چائے کا اہتمام کیا گیا تھا۔ چائے کے بعد اہلِ خانہ کے لیے دعا فرمائی اور پھر حضرت اقدس لاہور کے لیے روانہ ہوئے۔

حضرت مولانا قاری محمد شوکت علی جمال پوری (انڈیا)

(مجاز حضرت مولانا مکرم حسین سنسارپوری مدفیوضہم) کے تعزیتی تأثرات

الحمدللہ! احقر کا تعلق خانقاہ عالیہ رائے پور سے اس وقت ہوا، جب غالباً 1965ء کو حضرت اقدس مولانا الحاج الشاہ عبدالعزیز صاحب رائے پوری قدس سرہٗ رائے پور میں رونق افروز تھے اور پھر آپؒ 1970ء کے آخر 1971ء کے شروع میں خانقاہ عالیہ رحیمیہ رائے پور میں قیام کے کے دوران سالکین وطالبین کی تربیت فرماتے رہتے۔ احقر کو بھی باریابی کا شرف حاصل ہوتا رہا۔ حضرت کی شفقتیں وعنایتیں نظر نواز رہیں۔ پھر ایک طویل مدت کے بعد بعض اعذار کی وجہ سے 1987ء میں تاخیر سے رائے پور تشریف لائے۔ بیماری کی حالت تھی، ہوائی جہاز سے سفر ہوا تھا۔ صاحبزادگان وچند منتسبین معتقدین بھی اس سفر میں ہمراہ تھے۔ ایک ہفتہ دہلی محلہ قصاب پورہ نواب والی مسجد میں قیام رہا۔ حضرت مولانا سید مکرم حسین صاحب مدظلہٗ سنسارپوریؒ، جو حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری قدس سرہٗ کے خلیفہ ومجاز بیعت ہیں، حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رائے پوری قدس سرہٗ کے استقبال وملاقات کا شرف حاصل کرنے کے لیے دہلی ہی تشریف لے گئے۔ اور جب ایک یا دو روز ٹھہرا کر حضرت سنسارپوری مدظلہٗ العالی واپس آئے، حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ کی بیماری کی حالت بیان فرمائی تو احقر نے دریافت کرلیا کہ اب اگلے جانشین کون منتخب ہوں گے؟ تو حضرت مولانا سید مکرم حسین صاحب مدظلہٗ العالی نے اپنی فراست سے فرمایا: ''ماشاء اللہ صاحبزادہ خلفِ اکبر حضرت مولانا شاہ سعید احمد صاحب اس کے ہر طرح اہل ہیں۔ اِن شاء اللہ تعالیٰ وہی جانشین ہوں گے۔'' اور پھر وہی حضرت مولانا مدظلہٗ العالی کی فرمائی ہوئی پیشین گوئی سچ ثابت ہوئی؛ قلندر ہر چہ گوید دیدہ گوید۔

ایک ہفتہ دہلی قیام فرمانے کے بعد جب حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رائے پوری قدس سرہٗ رائے پور تشریف لائے تو غالباً پہلے جمعے کو خطبے سے قبل جو بہت بڑی مقدار میں قرب وجوار سے آئے ہوئے زائرین کی موجودگی میں مائیک پر حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رائے پوری قدس سرہٗ نے حضرت مولانا شاہ سعید احمد صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کی جانشینی کا اعلان فرمایا۔ جس سے تمام مجمع میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ تمام خاص وعام آپؒ کی جانشینی پر مطمئن ہوگئے۔ بعد نماز جمعہ جو آپؒ کی اقتدا میں ادا کیا گیا تھا، تمام زائرین پروانہ وار مصافحے کے لیے ٹوٹ پڑے۔ جن کو بعض نوجوان احباب نے کنٹرول کرتے ہوئے مصافحے کی سعادت سے ہر ایک کو شرف یاب ہونے کا موقع فراہم کیا۔ اور یہ سلسلہ تقریباً ہر نماز کے بعد جاری رہا۔ جو نو وارد خانقاہ میں حاضر ہوتے، وہ سب اسی طرح زیارت وملاقات سے فیض یاب ہوتے اور بیعت ہونے والوں کو حضرت اقدس شاہ عبدالعزیز صاحبؒ کی موجودگی میں آپؒ ان کے حکم وایما سے بیعت فرماتے اور ذکر واذکار، اَور اد وَظائف تلقین فرماتے۔ الغرض خانقاہ کے جملہ امور بحسن وخوبی انجام دیتے۔ آپ ہر ایک سے خندہ پیشانی سے پیش آتے اور ولی اللّٰہی فکر سے نوجوانوں کو خصوصاً اور لوگوں کو عموماً روشناس کراتے۔ آپؒ کی جانب سے چھوٹی چھوٹی تختیاں (سٹیکرز) جن پر تنظیم فکرِ ولی اللّٰہی کی جانب سے بزرگوں کے اقوال لکھے ہوتے، حضرت اقدس شاہ عبدالعزیز صاحب قدس سرہٗ کے قیام گاہ والے کمرے کے دروازے کی چوکھٹ پر چسپاں ہوتی تھیں۔ احقر نے ایک مرتبہ اسی دوران حضرت مفتی عبدالقیوم صاحب سے دریافت کیا کہ یہ کیسی اور کس قسم کی تنظیم ہے؟ تو حضرت مفتی صاحب نے فرمایا کہ: حضرت شاہ ولی اللہ صاحب محدث دہلوی رحمۃ اللہ علیہ کے سیاسی ودینی رہنما اصول وضوابط پر مبنی ایک مشن ہے، جس کو حضرت مولانا شاہ سعید احمد صاحب نے تشکیل دے رکھا ہے۔ اس کو مشتہر کرتے ہیں وغیرہ وغیرہ اور اس کو مفتی صاحب نے تنقیدی نقطہ نظر سے نہیں، بلکہ بڑی سادگی سے احقر کو بتایا تھا، مگر بعد میں بعض لوگوں نے حضرت مولانا شاہ سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ کی بڑھتی ہوئی مقبولیت کو دیکھ کر اپنی حسد کی آگ میں جلنے لگے اور طرح طرح کے آپؐ کے خلاف پروپیگنڈے بنانے لگے۔ یہاں تک کہ بعض عاقبت نااندیش مفتیوں نے آپؒ پر الزامات پر مبنی فتوے لگا کر شائع کردیے۔ گو بعد میں جب حقیقت آشکارا ہوئی تو بعض شائع کرنے والوں نے تو رجوع کرلیا اور تردید بھی شائع کردی۔ اسی سلسلے میں بالمشافہ گفتگو کے لیے حضرت مولانا مفتی حبیب الرحمٰن صاحب خیرآبادی دیوبند سے تشریف لائے اور حضرت اقدس شاہ سعید احمد صاحب رائے پوری سے براہِ راست بات چیت ہوئی۔ چناں چہ انھوں نے تمام کارروائی وتنظیمی مشن کی کارگزاری سے مطمئن ہو کر ارشاد فرمایا کہ ''حضرت! آپ کا یہ کام نہایت اہم واحسن ہے۔ آپ اس کو ضرور کرتے رہیے، اس سے اُمتِ مسلمہ کو بہت فائدہ پہنچے گا۔'' حضرت اقدس شاہ سعید احمد صاحب رائے پوریؒ نے حضرت مفتی صاحب موصوف سے فرمایا: ''لوگ دور دور بیٹھے ہم پر اعتراض و تنقید کرتے رہتے ہیں، مگر افسوس ہمارے پاس نہیں آتے۔ اب جیسے آپ تشریف لائے اور ہماری گفتگو سمجھ کر اطمینان کا اظہار فرمایا، اسی طرح ان شاء اللہ تعالیٰ ہم ہر معترض کو مطمئن کرسکتے ہیں۔ مگر کوئی آکر سمجھے تو سہی، مگر جس کے دل میں کجی ہو، وہ ہم سے کیوں کر ملے۔''

راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ حضرت اقدس شاہ سعید احمد صاحب رائے پوری قدس سرہٗ کو اپنے اس مشن پر کلی طور پر شرحِ صدر تھا، کیوں کہ آپ کو اپنے اکابر ومشائخ رائے پور کی تائید و حمایت وتوجہات حاصل تھیں۔ احقر کو حضرت اقدس رحمۃ اللہ علیہ فرمایا کرتے تھے کہ تم پاکستان آؤ اور ہمارا کام دیکھو کیسے ہو رہا ہے۔ احقر نے حضرت اقدس کی حیاتِ مبارکہ میں 2006ء میں ارادہ کرلیا تھا اور ویزا بھی حاصل کرلیا تھا، مگر اچانک تکلیف ہوگئی اور مدتِ ویزا نکل گئی۔ اب اللہ تعالیٰ نے یہ آرزو پوری فرمادی اور خانقاہ ادارہ رحیمیہ علومِ قرآنیہ شہر لاہور میں حاضری ہوگئی۔ یہاں کی تعلیمی وتعمیری وتنظیمی وتربیتی ترقیات دیکھ کر دل باغ باغ ہوگیا۔ حضرت اقدس شاہ سعید احمد صاحب رائے پوری قدس سرہٗ کی شب وروز محنتِ شاقہ وپُرخلوص للّٰہیت کے نتیجے میں بے شمار افراد ورجال دین دار پرہیزگار تیار ہوگئے، جو صوفیا وعلما کی جماعت میں کھڑے نظر آتے ہیں۔ جن میں اکثر وبیش تر کالجوں یونیورسٹیوں کے پروفیسر اور اسٹوڈنٹ ہوتے ہیں، جو اُس ماحول سے نکل کر آئے، بلکہ حضرت اقدسؒ نکال کر لائے تھے اور ان کی ایسی تربیت فرماتے تھے۔ ان میں بعض حضرات ایسے قابلِ رشک ہیں، جن کو حضرت اقدسؒ نے اپنا خلیفہ اور مجاز بیعت فرما دیا۔ جس کی تفصیل ماہوار رسالہ رحیمیہ کے شمارہ اکتوبر نومبر 2012ء میں آچکی ہے۔ یہ ایسی پاک نفوس پر مشتمل مقدس جماعت ہے، جن کی زیارت باعثِ برکت ہے اور خیر کا سرچشمہ ہے۔

آپؒ کی جانشینی آپؒ کے خصوصی تربیت یافتہ حضرت مولانا مفتی شاہ عبدالخالق آزاد رائے پوری مدظلہٗ کے سپرد ہوئی، جسے آپؒ کے جملہ خلفا ومنتسبین اور جماعت کی تائید حاصل تھی۔ جس کا اعلان آپؒ کی نمازِ جنازہ سے قبل ایک بہت بڑے مجمع میں ہوا، جس سے پاکستان اور ہندوستان بھر کے حلقوں میں خوشی کی لہر دوڑ گئی۔ الحمدللہ! یہ بڑی خوش آئند بات ہے کہ کسی نے کوئی اختلاف نہیں کیا، جس کی مثال مشکل سے کہیں ملے گی۔ یہ ان حضرات کی کسرِ نفسی وتواضع کی بیّن دلیل ہے۔

علمائے دیو بند کے سر خیل امام العارفین اعلیٰ حضرت حاجی امداداللہ صاحب مہاجر مکی نوراللہ مرقدہٗ ارشاد فرماتے ہیں کہ: ''جس جماعت یا افراد میں اتفاق واتحاد ہو تو سمجھو اُن حضرات کے نفوس میں تواضع وانکساری بدرجہ اتم موجود ہے۔'' اللّٰھمّ زِد فزِد شیخ المشائخ اعلیٰ فراست کے حامل زبدۃ السالکین حضرت اقدس مولانا شاہ عبدالقادر رائے پوری قدس سرہٗ کا ارشادِ گرامی ہے کہ: ''اللہ تعالیٰ نے جب کبھی کسی بندے سے کوئی دینی اہم خدمت لینا ہوتی ہے تو اس کی معاونت کے لیے اردگرد ایسے رجال عطا فرما دیتے ہیں، جو مخلص ہوتے ہیں اور بے نفس و بے لوث ہو کر اس کے کام کے مددگار بن جایا کرتے ہیں۔'' بالکل یہی صورت حضرت اقدس مولانا شاہ سعید احمد رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ کے لیے پیش ہوئی معلوم ہوتی ہے، جو آپ پر حرف بحرف یہ مثال صادق ہو رہی ہے۔

حضرت مولانا مفتی عبدالخالق آزاد رائے پوری دامت برکاتہم کے جانشین ہونے کی بعض احباب کو خواب میں بشارتیں بھی ہوئیں۔ خود راقم الحروف نے ایک خواب دیکھا کہ ''خانقاہِ عالیہ رحیمیہ رائے پور میں جس جگہ پلنگ پر حضرات مشائخ رائے پور عالی حضرت قطب الاقطاب مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری نوراللہ مرقدہٗ سے لے کر حضرت مولانا شاہ سعید احمد صاحب رائے پوری رحمۃ اللہ علیہ تک استراحت فرمایا کرتے تھے، اُس پر حضرت مولانا مفتی عبدالخالق آزاد صاحب دامت برکاتہم لیٹے ہوئے آرام فرما ہیں اور آپ کے آس پاس بینچوں پر خدام موجود ہیں۔ تو حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری نوراللہ مرقدہٗ کے خادمِ خاص محترم حاجی الطاف الرحمٰن مرحوم رائے پوری بھی موجود ہیں۔ انھوں نے راقم الحروف کو مخاطب فرماتے ہوئے فرمایا کہ: میں اس خانقاہ کے یہ پانچویں مسند نشین دیکھ رہاں ہوں۔ سب سے پہلے قطب الاقطاب حضرت مولانا شاہ عبدالرحیم صاحب رائے پوری نوراللہ مرقدہٗ اور قطب الارشاد حضرت مولانا شاہ عبدالقادر صاحب رائے پوری قدس سرہٗ اور حضرت مولانا شاہ عبدالعزیز صاحب رائے پوریؒ و حضرت مولانا شاہ سعید احمد صاحب رحمۃ اللہ علیہ اور اب پانچویں روحانی پشت میں اس جگہ پر آپ (حضرت مولانا مفتی عبدالخالق آزاد صاحب مدظلہٗ کی طرف اشارہ تھا) کو دیکھ رہا ہوں۔ مزید فرمایا کہ: حضرت شاہ عبدالرحیم صاحبؒ کے دور میں بچہ تھا، باقی دیکھنا اچھی طرح یاد ہے۔'' راقم الحروف عرض کرتا ہے کہ موجودہ جانشین کا انتخاب ان شاء اللہ العزیز من جانب اللہ ہے۔ حضرت مولانا شاہ سعید احمد صاحبؒ کے وصال پُرملال کے بعد سے خانقاہ ادارہ رحیمیہ کے جملہ امور بحسن وخوبی انجام دیے جا رہے ہیں اور الحمدللہ تعالیٰ! روز افزوں ترقی پذیر ہیں۔ یہاں کے فیض یافتگان طلبا و طالبین و سالکین بڑے مہذب و مستعد نظر آتے ہیں۔ یہ حضرت مولانا شاہ سعید احمد صاحب رائے پوری اور موجودہ مسند نشین کی تربیت کا اثر ہے۔ دعا ہے اللہ تعالیٰ ان کا یہ سایہ ہمارے سروں پر تادیر قائم ودائم رکھیں۔ آمین اللّٰھمّ آمین

دعا گو و دعا جو الراقم بندہ محمد شوکت علی جمال پوری۔ سابق مدرس مدرسہ فیض ہدایت گلزار رحیمی

درخانقاہِ عالیہ باغ رائے پور، ضلع سہارن پور، یوپی (انڈیا)

باغِ سعادت کے تین پھول

از حضرت مولانا پروفیسر حسین احمد علویؒ (مجاز حضرت رائے پوری رابعؒ)

1

عبْد ہیں خالق کے وہ ، مخلوق سے آزاد ہیں
بے پناہ ، مستِ اِلٰہ ، وہ فقْر سے دل شاد ہیں
علْم و عقْل و عدْل ہے اور دین و مِلّت کا شعور
قلب میں اِک 'جذْب' ہے از خانقاہ رائے پور
شیخ ہیں تفسیر کے اور 'الکتاب' اُن کی کتاب
التّلاوَۃُ ، و التّدبُّر ، و التّذکّر بے حساب
وقت ہے سب وقْف اُن کا خانقاہ کے واسطے
جان اُن کی ، جِسْم اُن کا خانقاہ کے واسطے

2

اِک ہمارے مفتیٔ اعظم سعید اعوان ہیں
وہ درایت ، علم میں اللہ کی برہان ہیں
نبضِ فطرت پر ہے ہاتھ اُن کا ، تمدّن پر نظر
ذہن ہے عُقْدہ کُشا ، حالات کی اُن کو خبر
پختگی تحریر میں ، تقریر میں ، فضلِ خدا
مسئلَہ فہمی ، تدبّر ، رہنما فہم و ذکا

3

شخصیت اُن کی حسین ، اُن کو کہیں عبد المتیں
خانقاہ رائے پور کے پھول ہیں وہ دل نشیں
سُخن اُن کا دل نواز ، عزْم ہے اُن کا بلند
راہ بیں اُن کی نگہ ، ڈالے ستاروں پر کمند

....

کس قدر ہیں خوش نما باغ سعادت کے یہ پھول
اپنی رحمت سے خدایا! دے انھیں رنگِ قبول
سرپرستی شہ سعید از رائے پور قائم رہے
ہم فقیروں پر بزرگوں کی نظر دائم رہے

گدائے بے نوا حسین احمد علوی عفی عنہٗ چشتیاں، ضلع بہاولنگر

24/ستمبر 2006ء/30/شعبان 1427ھ

مجلس مشاورت

حضرت مولانا مفتی عبدالقدیر (چشتیاں)
حضرت مولانا مفتی عبدالغنی قاسمی (لاہور)
حضرت مولانا مفتی محمد مختار حسن (نوشہرہ)
حضرت مولانا صاحبزادہ عبدالقادر دین پوری (بہاولنگر)
حضرت مولانا صاحبزادہ رشید احمد (ڈیرہ اسماعیل خان)

حضرت سید مطلوب علی زیدی (لاہور)
حضرت مولانا مفتی محمد اشرف عاطف (سعودی عرب)
حضرت مولانا محمد اشرف انژ (حیدرآباد)
حضرت ڈاکٹر لیاقت علی شاہ معصوی (سکھر)
حضرت حاجی محمد بلال بلوچ (قاضی احمد)
محترم ڈاکٹر عبدالرحمٰن راؤ (سرگودھا)
محترم انجینئر آفتاب احمد عباسی (کراچی)

حضرت مولانا عبداللہ عابد سندھی (شکارپور)
حضرت مولانا پروفیسر ڈاکٹر تاج افسر (اسلام آباد)
حضرت مولانا محمد ناصر عبدالعزیز (جھنگ)
حضرت مولانا قاضی محمد یوسف (حسن ابدال)
حضرت مولانا مفتی محمد انور شاہ (کوئٹہ)
محترم سید خالد ریاض بخاری (سعودی عرب)
محترم قاری محمد ایاز جدون (مانسہرہ)

پرچہ ہر ماہ کی 3 اور 4 تاریخ کو ارسال کر دیا جاتا ہے۔
ممبر شپ کی رقومات کی ترسیل بنام
''رحیمیہ لاہور'' میزان بینک قرطبہ چوک برانچ لاہور
اکاؤنٹ نمبر: 0219-0100328009 پر کریں!

مدیر اعلیٰ مفتی عبدالخالق آزاد طابع وناشر نے
اے۔ جے پرنٹرز 28/A نسبت روڈ، لاہور سے چھپوا کر
دفتر ماہنامہ ''رحیمیہ'' رحیمیہ ہاؤس
33/A کوئینز روڈ، لاہور سے جاری کیا۔